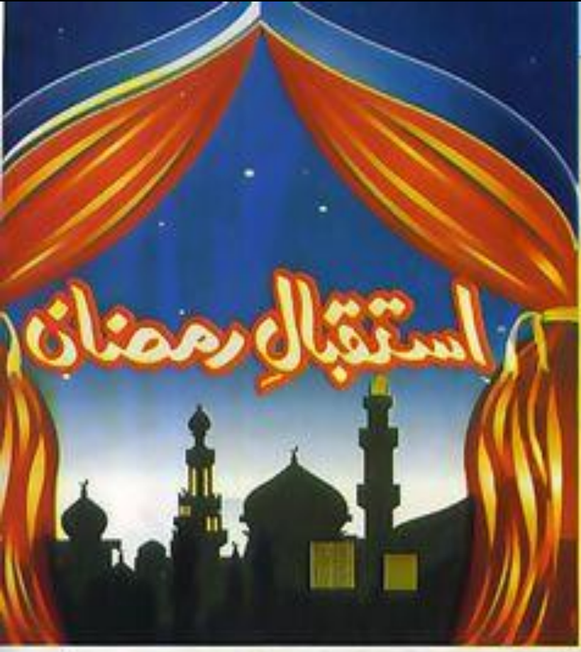

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۸ | یکم تا ۷/ رمضان ۱۴۳۰ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱/ اگست ۲۰۰۹ء | شمارہ: ۳۲

رمضان المبارک کے فضائل و احکام

توہینِ رسالت کے قانون پر وار

انسانیت کو امن و سکون کس مذہب سے ملا

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.INFO
WWW.LAULAK.INFO

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

مولانا سعید احمد جلال پوری

سنن موکدہ وغیر موکدہ کی ادائیگی

عبدالحفیظ، راولپنڈی

س:...... میں نے سنا ہے کہ سنت موکدہ اور غیر موکدہ پڑھنے کا طریقہ ایک دوسرے سے مختلف ہے دونوں میں کیا فرق ہے اور پڑھنے کا درست طریقہ کیا ہے؟

ج:...... کچھ زیادہ فرق نہیں البتہ سنت موکدہ اگر چار رکعت والی ہو تو اس کے پہلے قعدہ میں صرف التحیات پڑھنی ہوگی اور اگر اس کے پہلے قعدہ میں التحیات کے بعد درود شریف اور دعائیں پڑھ لیں تو اس پر سجدہ سہو لازم ہوگا، جبکہ سنت غیر موکدہ اگرچہ چار رکعت ہی کیوں نہ ہوں ان کے ہر قعدہ میں التحیات کے بعد درود شریف اور دعائیں پڑھنا افضل ہے، اور اس کی تیسری رکعت کے شروع میں ثنا پڑھنا بھی افضل ہے، جبکہ سنن موکدہ میں تیسری رکعت کے شروع میں ثنا نہ پڑھی جائے۔

نہ طلاق دیں نہ اسقاط کرائیں

محسن رضا، امریکا

س:...... میں امریکا میں مقیم ہوں، میں نے اپنے والدین کی رضا مندی کے بغیر ایک مسلمان لڑکی سے شادی کی ہے، بعد میں والدین کو اس شادی کے بارے میں بتایا، ان کا کہنا ہے کہ میں اس لڑکی کو طلاق دے دوں، بقول ان کے یہ ہماری ذات اور خاندان سے نہیں ہے، جبکہ میری بیوی ماں بننے والی ہے، مجھے اس صورت حال سے ڈر لگ رہا ہے کہ میرے والدین کو پتا چلے گا کہ وہ ماں بننے والی ہے تو وہ مجھ سے ناراض ہوجائیں گے، میں نے سوچا ہے کہ "Abortion" یعنی بچہ گرادیں، اسلامی نقطۂ نگاہ سے اس عمل کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اگر یہ عمل ناجائز ہے تو مجھے ایسا راستہ بتائیں کہ میرے گھر والے اس رشتے سے راضی ہوجائیں؟

ج:...... بہتر ہوتا کہ آپ والدین کو اس نکاح کے لئے اعتماد میں لیتے، بہرحال اب آپ نے نکاح کرلیا ہے اگر اس بچی میں دینی، شرعی اور اخلاقی کوئی نقص اور عیب نہیں ہے تو اس کو طلاق نہ دیں، اسی طرح اگر حمل کو چار ماہ ہوگئے ہیں اور بچے میں روح پڑ چکی ہے تو اسقاط بھی نہ کرائیں، اگر خدانخواستہ روح پڑنے کے بعد اسقاط کرایا گیا تو قتل کا گناہ ہوگا۔

مانع حمل ادویات

آصف احمد، امریکا

س:...... اسلام میں حمل ضائع کرنے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ نیز منصوبہ بندی کے بارے میں کیا ارشادات ہیں؟

ج:...... اگر کسی خاتون کی صحت متحمل نہ ہو اور بچے میں روح بھی نہ پڑی ہو تو اسقاط کی گنجائش ہے، بلاوجہ اور خواہ مخواہ ایسا کرنا جائز نہیں ہے۔ ضرورت کے تحت مانع حمل ادویات استعمال کرنا جائز ہے، مگر مکمل طور پر حمل سے بچاؤ کے لئے آپریشن کرانا ناجائز اور حرام ہے۔

نابالغی کے گناہ

بنت عبداللہ، کوئٹہ

س:...... جب میں چھوٹی عمر کی تھی تو میرے منہ سے اللہ تعالیٰ کے حوالے سے نازیبا الفاظ استعمال ہوئے، اس وقت میں بچی تھی اب بالغ ہوچکی ہوں، اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگی اور توبہ واستغفار بھی کیا ہے، پوچھنا یہ چاہتی ہوں کہ اس عمل کے متعلق کفارہ ہے؟

ج:...... بیٹی! آپ کا جذبہ ایمان اور خوف خدا اور فکر پڑھ کر بہت ہی مسرت ہوئی، اللہ تعالیٰ آپ کو دونوں جہانوں کو خوشیاں، مسرت اور کامرانی نصیب فرمائے۔ میری بیٹی! بچپنے اور نابالغی کے غلط کاموں اور کوتاہیوں کا گناہ نہیں لکھا جاتا، آپ پریشان نہ ہوں۔ یہ بات دوسری ہے کہ ماں باپ کو چاہئے کہ چھوٹے بچوں کو بھی بری باتوں سے روکیں اور اچھے کاموں کی طرف متوجہ کریں تاکہ جب وہ بالغ ہوجائیں تو ان کو نیکیوں سے محبت اور گناہوں سے نفرت ہو۔

بھنویں بنوانے کا حکم

بنت عبداللہ، ہری پور

س:...... بھنویں بنوانے کے بارے میں کیا حکم ہے؟ اگر بھنویں نہ بنوائی جائیں تو لوگ مذاق اڑاتے ہیں، آج کل مجبوری ہے، اس میں کس طرح کا گناہ ہے؟

ج:...... بھنویں بنوانا ناجائز ہے۔

ہفت روزہ ختمِ نبوّۃ

مجلسِ ادارت

مولانا سعید احمد جلالپوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۲۸ — یکم تا ۷/رمضان المبارک ۱۴۳۰ھ مطابق ۲۳ تا ۳۱/اگست ۲۰۰۹ء — شمارہ:۳۲

سرپرست

حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا اللہ وسایا

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

اس شمارے میں!

استقبالِ رمضان	۵	اداریہ
رمضان المبارک کے فضائل و احکام	۷	مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہری
[illegible] کے حقیقی [illegible]	۱۱	مولانا شمس الحق ندوی
[illegible] کس مذہب سے [illegible]؟	۱۳	محمد وثیق ندوی
توہینِ رسالت کے قانون پر وار!	۱۷	ڈاکٹر علی اکبر حنفی
مرزا قادیانی کے [illegible]	۱۸	مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا قاری سعید الرحمٰن بھی چل بسے	۲۱	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مجلس کے ضلعی امیر [illegible]	۲۳	[illegible]
خبروں پر ایک نظر	۲۴	ادارہ

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

زرِ تعاون بیرونِ ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۲۵ ڈالر

زرِ تعاون اندرونِ ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

چیک — ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت، اکاؤنٹ نمبر 8-363 [illegible] اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat(Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:2780337, 4234476 Fax:2780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۴۵۱۴۱۲۲-۴۵۸۳۴۸۶، فیکس: ۴۵۴۲۲۷۷

Hazori Bagh Road Multan

Ph:4583486-4514122 Fax:4542277

لندن آفس:

35.Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — طابع: سید شاہد حسین — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

دنیا سے بے رغبتی

نیکی اور بدی کا بیان

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

''حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نیکی اور بدی کے بارے میں دریافت کیا (اور دُوسری روایت میں ہے کہ یہ سوال انہوں نے خود کیا تھا کہ نیکی کیا ہے اور بدی کیا ہے؟) پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے، اور بدی وہ چیز ہے جو تیرے دل میں کھٹک پیدا کرے اور تجھے یہ بات ناپسند ہو کہ لوگ اس پر مطلع ہوں۔''

(ترمذی ج:۲ ص:۶۲)

یہ حدیثِ پاک جامع کلمات میں سے ہے، جس کے مختصر الفاظ میں دریائے معانی بند ہے۔

حدیثِ پاک کے پہلے جملے یعنی ''نیکی حسنِ اخلاق کا نام ہے'' کا مطلب سمجھنے کے لئے پہلے یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ خالق ومخلوق کے معاملات کو خوش اُسلوبی کے ساتھ نبھانے کا نام ''حسنِ اخلاق'' یا ''خوش خلقی'' ہے، شرح اس کی یہ ہے کہ کسی شخص کے ساتھ ہمارے معاملے کی تین صورتیں ہوسکتی ہیں:

ایک یہ کہ نیکی کا بدلہ بُرائی کے ساتھ دیا جائے، یہ ''کمینگی اور بدخلقی'' ہے۔

دوم یہ کہ نیکی کا بدلہ نیکی کے ساتھ دیا جائے، یہ کمال نہیں بلکہ یہ محض قرض ادا کرنا ہے، چنانچہ ایک حدیث میں ہے:

''صلہ رحمی کرنے والا وہ نہیں جو باری کا بدلہ اُتارے، بلکہ صلہ رحمی کرنے والا تو وہ ہے کہ جب اس سے قطع رحمی کی جائے وہ تب بھی صلہ رحمی کرے۔''

(مشکوٰۃ ص:۴۱۹)

سوم یہ کہ بُرائی کا بدلہ اچھائی سے دیا جائے، اس کا نام ''خوش خلقی'' ہے، اور اعلیٰ درجے کا کمال ہے، دُوسرے الفاظ میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ خوش خلقی اس کا نام ہے کہ دُوسروں کے جو حقوق اپنے ذمے لازم ہیں ان کو پورے طور پر ادا کیا جائے، اور اپنے حقوق جو دُوسروں کے ذمے لازم ہیں ان کا مطالبہ نہ کیا جائے، ظاہر ہے کہ جس شخص کا معاملہ مخلوق کے ساتھ ایسا ہوگا وہ اللہ تعالیٰ کے حقوق ادا کرنے میں کس طرح کوتاہی کرسکتا ہے؟ جبکہ بندہ اللہ تعالیٰ شانہٗ کے انعامات واحسانات میں ہر لحظہ سر تاپا غرق ہے، پس خالق یا مخلوق میں سے کسی کے حقوق ادا کرنے میں کوتاہی کرنا حسنِ اخلاق کے منافی ہے، اس مختصر سی وضاحت سے واضح ہوجاتا ہے کہ حدیثِ پاک کا یہ چھوٹا سا جملہ ''اَلْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ'' پورے دین پر حاوی ہے۔

حدیثِ پاک کا دُوسرا جملہ ہے کہ: ''گناہ وہ چیز ہے جو تمہارے دل میں کھٹک پیدا کرے اور تمہیں لوگوں کا اس پر مطلع ہونا ناگوار ہو'' شرح اس کی یہ ہے کہ بعض چیزوں کی اچھائی یا بُرائی تو بالکل کھلی ہوئی ہوتی ہے، اور ان کی اچھائی یا بُرائی میں آدمی کو کوئی تردّد نہیں ہوتا، مثلاً: اس بارے میں کبھی دو رائیں نہیں ہوسکتیں کہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ، والدین کی خدمت گزاری اور صلہ رحمی وغیرہ اچھے کام ہیں۔ اسی طرح یہ بھی ہر ذی فہم جانتا ہے کہ ظلم وستم، بے ایمانی وبددیانتی اور شراب نوشی ورشوت ستانی وغیرہ گندے اور بُرے کام ہیں۔ لیکن بعض اُمور ایسے پیش آجاتے ہیں جن میں آدمی کو اشتباہ اور خلجان ہوجاتا ہے اور وہ فیصلہ نہیں کرپاتا کہ میں جو کچھ کر رہا ہوں یا کرنا چاہتا ہوں، یہ صحیح ہے یا غلط؟ اور اچھا کام ہے یا بُرا؟ پس ایسا کام جس کے جواز وعدمِ جواز میں آدمی کو شک وتردّد ہو، وہ اس کو کرتے ہوئے دل میں کھٹک اور چبھن محسوس کرے، اور یہ چاہے کہ لوگ اس پر مطلع نہ ہوں، یہ اس اَمر کی علامت ہے کہ یہ کام اچھا نہیں، چنانچہ ایک حدیث میں ارشاد ہے:

''جو چیز تمہارے دل میں کھٹک پیدا کرے اس کو چھوڑ کر وہ پہلو اختیار کرو جس میں کھٹک نہ ہو۔''

ایک اور حدیث میں ہے:

''نیکی وہ ہے جس پر تمہارا ضمیر پُرسکون اور دل مطمئن ہو، اور گناہ وہ ہے جس میں نہ تمہارا ضمیر پُرسکون ہو اور نہ قلب مطمئن ہو، اگرچہ مفتی حضرات تمہیں اس کے جواز ہی کا فتویٰ دیں۔''

مگر یہ خوب یاد رہنا چاہئے کہ یہ ارشادِ نبوی ان حضرات کے حق میں ہے جن کا ضمیر زندہ اور جن کا قلب نورِ ایمان سے روشن ہو، ان کا قلب کسی مشتبہ چیز کو قبول نہیں کرتا، بلکہ جب کسی چیز میں ذرا بھی اشتباہ ہو فوراً ان کے دل میں کھٹک پیدا ہوجاتی ہے۔ لیکن ایسے لوگ جن کا ضمیر محرمات کے ارتکاب میں بھی کوئی کھٹک محسوس نہیں کرتا، اور جن کے قلوب معاصی وبدعات کے خوگر ہوگئے ہیں ان کے حق میں دل کے مفتی کا فتویٰ معتبر نہیں اور نہ ان کے ضمیر کے مطمئن ہونے کا اعتبار ہے۔

اداریہ

استقبالِ رمضان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی!

اللہ تعالیٰ کے فضل واحسان سے رحمتوں اور برکتوں والا ماہ، ماہِ رمضان ہم پر سایہ فگن ہے۔ اس ماہ مبارک میں اللہ جل شانہ کی خاص رحمتوں کا نزول ہوتا ہے۔ اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کا انتظار فرمایا کرتے تھے اور رجب کا چاند دیکھ کر دعا فرمایا کرتے تھے کہ: ”اے اللہ! ہمارے لئے رجب اور شعبان میں برکت عطا فرما اور ہمیں رمضان المبارک تک پہنچا دے۔“

حدیث شریف میں ہے کہ اگر لوگوں کو یہ معلوم ہو جائے کہ رمضان کیا چیز ہے تو میری امت تمنا کرے کہ سارا سال رمضان ہی ہو جائے۔ مسلمانوں کے لئے یہ مہینہ اللہ تعالیٰ کا بہت ہی بڑا انعام ہے۔ اس ماہ مبارک کا پہلا حصہ رحمت، دوسرا حصہ مغفرت اور آخری حصہ آگ سے آزادی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کی اہمیت بیان کرتے ہوئے جو کچھ ارشاد فرمایا، حضرت سلمان فارسیؓ کی زبانی سنئے:

”حضرت سلمان فارسیؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شعبان کی آخری تاریخ میں ہم لوگوں کو وعظ فرمایا کہ تمہارے اوپر ایک مہینہ آ رہا ہے جو بہت بڑا مہینہ ہے' اس میں ایک رات ہے (شب قدر) جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے' اللہ تعالیٰ نے اس کے روزہ کو فرض فرمایا اور اس کی رات کے قیام (یعنی تراویح) کو ثواب کی چیز بنایا ہے' جو شخص اس مہینہ میں نفل ادا کرے وہ غیر رمضان کے فرائض کے برابر ہے اور جو شخص اس مہینہ میں فرض ادا کرے وہ ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں ستر فرض ادا کرے' یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے' اور یہ مہینہ لوگوں کے ساتھ غم خواری کرنے کا ہے' اس مہینہ میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے' جو شخص کسی روزہ دار کا روزہ افطار کرائے اس کے لئے گناہوں کے معاف ہونے اور آگ سے خلاصی کا سبب ہوگا' اور روزہ دار کی مانند اس کو ثواب ہوگا' مگر اس روزہ دار کے ثواب سے کچھ کم نہ کیا جائے گا' صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! ہم میں سے ہر شخص تو اتنی وسعت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کو افطار کرائے تو آپؐ نے فرمایا کہ (پیٹ بھر کر کھلانے پر موقوف نہیں) یہ ثواب تو اللہ جل شانہ ایک کھجور سے کوئی افطار کرا دے یا ایک گھونٹ پانی پلا دے یا ایک گھونٹ لسی پلا دے اس پر بھی مرحمت فرما دیتے ہیں' یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا اول حصہ اللہ کی رحمت ہے اور درمیانی حصہ مغفرت ہے' اور آخری حصہ آگ سے آزادی ہے' جو شخص (اس مہینہ میں) ہلکا کر دے اپنے غلام و خادم کے بوجھ کو حق

تعالیٰ شانہ اس کی مغفرت فرماتے ہیں اور چار چیزوں کی اس میں کثرت رکھا کرو جن میں سے دو چیزیں اللہ کی رضا کے واسطے اور دو چیزیں ایسی ہیں کہ جن سے تمہیں چارہ کار نہیں' پہلی دو چیزیں جن سے تم اپنے رب کو راضی کرو، وہ کلمہ طیبہ اور استغفار کی کثرت ہے اور دوسری دو چیزیں یہ ہیں کہ جنت کی طلب کرو اور جہنم سے پناہ مانگو' جو شخص کسی روزہ دار کو پانی پلائے حق تعالیٰ (قیامت کے دن) میرے حوض سے اس کو ایسا پانی پلائیں گے جس کے بعد جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہیں لگے گی۔" (مشکوٰۃ ص:۱۷۳)

''آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو آدمی روزہ رکھتے ہوئے باطل کلام اور باطل کام نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس کے بھوکا پیاسا رہنے کی کوئی ضرورت نہیں۔'' (بخاری شریف)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''بہت سے روزہ رکھنے والے ایسے ہیں کہ ان کو روزہ کے ثمرات میں بجز بھوکا رہنے کے کچھ حاصل نہیں اور بہت سے شب بیدار ایسے ہیں کہ ان کے لئے رات بھر جاگنے (کی مشقت) کے سوا کچھ نہیں۔'' (الترغیب والترہیب)

مسلمانوں کی اکثریت رمضان المبارک میں نماز، روزے، زکوٰۃ، خیرات اور ذکر و تلاوت کا تو اہتمام کرتی ہے، نماز کے اوقات میں مساجد بارونق ہوتی ہیں، مگر گناہوں اور معاصی سے پرہیز نہیں کرتے۔ حالانکہ رمضان کی رحمتوں اور برکتوں کا حاصل صرف اور صرف یہ ہے کہ بندہ اللہ جل شانہ کی جو نافرمانیاں کر چکا ہے، ان سے توبہ کرے اور آئندہ تمام گناہوں سے بچنے کی بھرپور کوشش کرے۔ فرائض وواجبات اور جملہ حقوق العباد کی ادائیگی کا اہتمام کرے تاکہ نیکیوں کے اس موسم بہار میں ان امور کی عادت ہو جائے اور سال کے باقی مہینوں میں بھی دین پر ثابت قدم رہنا نصیب ہو۔

یہ امر نہایت افسوسناک ہے کہ ہمارے معاشرے سے اسلامی اقدار اور مشرقی روایات کا خاتمہ ہوتا جا رہا ہے، معاشرے میں نظر آنے والے تشدد، تخریب کاری، ذخیرہ اندوزی، ناجائز منافع خوری، ملاوٹ اور دھوکا دہی وغیرہ ہمارے اجتماعی زوال پذیر کردار کی عکاسی کرتے ہیں۔ اسلامی آداب اور انسانی اخلاق کا تقاضا ہے کہ رمضان المبارک کے احترام میں روزمرہ استعمال کی تمام اشیاء کی قیمتوں میں کمی کر دی جاتی تاکہ ملک کے غریب طبقے کی ضروریات کا خیال رکھا جاتا مگر رمضان سے قبل ہی منافع خوروں اور ذخیرہ اندوزوں نے ان اشیاء کی قیمتوں میں اضافہ کر کے مہنگائی کا مزید عذاب مسلط کر دیا۔ حکومت نے بلیک مارکیٹنگ میں ملوث تاجروں کے خلاف کارروائی کے احکامات تو جاری کئے ہیں، دیکھئے کہاں تک عملدرآمد ہوتا ہے؟؟

رمضان المبارک میں مسلمانوں کے قلوب نرم ہو جاتے ہیں، نیک اعمال کرنے کا جذبہ بیدار ہو جاتا ہے، یہ مہینہ صبر، عفو و درگزر، ایثار و قربانی، غم خواری یعنی غرباء و مساکین کے ساتھ مدارات کا برتاؤ کرنا اور ضرورت مندوں کی اعانت کر کے اجر و ثواب سمیٹنے کا ہے۔ ہر قسم کے گناہوں سے مکمل اجتناب کرتے ہوئے ذکر و تلاوت، درود شریف کی کثرت، تسبیح و تہلیل، نماز باجماعت کا اہتمام، نوافل و دیگر نیک اعمال اور خیر کے کاموں کا اہتمام کیا جائے تاکہ ہم رمضان شریف جیسے اللہ کے معزز مہمان کا شایان شان استقبال کر کے پورا مہینہ اللہ تعالیٰ کے احکامات اور سنت نبوی کے مطابق گزاریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس ماہ مقدس کی قدردانی کی توفیق عطا فرمائے اور اس کی برکات و ثمرات سمیٹنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

افطار کے وقت کی دعا

''اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ.'' (ابوداؤد)

ترجمہ: ''اے اللہ! میں نے تیرے ہی لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی دیئے ہوئے رزق پر روزہ کھولا۔''

رمضان المبارک کے فضائل و احکام

مولانا محمد عاشق الٰہی بلند شہری

نبی الرحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ:

انسان کے ہر (نیک) عمل کا ثواب دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روزہ اس قانون سے مستثنیٰ ہے کیونکہ روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا دوں گا۔ بندہ اپنی خواہش اور اپنے کھانے پینے کو میرے لئے چھوڑتا ہے' پھر فرمایا کہ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں: ایک افطار کے وقت اور دوسری اس وقت ہوگی جب خدا سے ملاقات کرے گا' اور روزہ دار کے منہ کی بو خدا کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہے اور روزے ڈھال ہیں (جو گناہوں سے اور دوزخ سے بچاتے ہیں) جب تم میں سے کسی کا روزے کا دن ہو تو گندی باتیں نہ کرے اور شور نہ مچائے' پس اگر کوئی شخص اس سے گالی گلوچ کرنے لگے یا لڑنے لگے تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں (لڑنا جھگڑنا' گالی کا جواب دینا میرا کام نہیں)۔ (بخاری' مسلم عن ابی ہریرہؓ)

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنات جکڑ دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں' ان میں سے کوئی دروازہ رمضان ختم ہونے تک نہیں کھولا جاتا ہے' اور جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' جن میں سے کوئی دروازہ (ختم رمضان تک) بند نہیں کیا جاتا اور خدا کی طرف سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ: اے خیر کے طلب کرنے والے! آگے بڑھ' اور اے شر کے تلاش کرنے والے! رک جا' اور بہت سے لوگوں کو اللہ تعالیٰ دوزخ سے آزاد کرتے ہیں اور ہر رات ایسا ہی ہوتا ہے۔ (ترمذی عن ابی ہریرہؓ)

اور ایک روایت میں ہے کہ جب رمضان داخل ہوتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایک دن خدا کی راہ میں روزہ رکھ لیا' اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے اس قدر دور کر دیں گے کہ ستر سال میں جتنی دور پہنچ جائے۔ (بخاری عن ابی سعیدؓ)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں' جن میں سے ایک کا نام ریان ہے' اس سے صرف روزے دار ہی داخل ہوں گے۔ (بخاری و مسلم عن سہل بن سعدؓ)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے بلا کسی شرعی رخصت اور بلا کسی مرض کے (جس میں روزہ چھوڑنا جائز ہو) رمضان کا روزہ چھوڑ دیا تو اگرچہ (بعد میں) اس کو رکھ لے تب بھی ساری عمر کے روزوں سے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی۔ (احمد عن ابی ہریرہؓ)

فائدہ:

مطلب یہ ہے کہ رمضان کے روزوں کی فضیلت اور برتری اس قدر ہے کہ اگر رمضان کا ایک روزہ چھوڑ دیا تو عمر بھر روزے رکھنے سے بھی وہ فضیلت اور اجر و ثواب نہ پائے گا جو رمضان میں روزہ رکھنے سے ملتا ہے' گو قضا کا ایک روزہ رکھنے سے حکم کی تعمیل ہو جائے گی۔

روزہ کی حفاظت:

فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جن کے لئے (حرام کھانے یا حرام کام کرنے یا غیبت کرنے کی وجہ سے) پیاس کے علاوہ کچھ بھی نہیں' اور بہت سے تہجد گزار ایسے ہیں جن کے لئے (ریاکاری کی وجہ سے) جاگنے کے سوا کچھ نہیں۔ (دارمی عن ابی ہریرہؓ)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ (شیطان کی شرارت سے بچنے کے لئے) ڈھال ہے جب تک روزہ دار (جھوٹ بول کر یا غیبت وغیرہ کرکے) اس کو پھاڑ نہ ڈالے۔ (نسائی عن ابی عبیدہؓ)

سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے روزہ رکھ کر بری بات اور برے عمل کو نہ چھوڑا تو خدا کو اس کی کچھ حاجت نہیں ہے کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔ (بخاری عن ابی ہریرہؓ)

قیام رمضان:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایمان کے ساتھ (اور) ثواب سمجھتے ہوئے رمضان المبارک کے روزے رکھے اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دیے جائیں گے اور جس نے ایمان کے ساتھ (اور) ثواب سمجھتے ہوئے رمضان میں قیام کیا (اور تراویح وغیرہ پڑھی) تو اس کے پچھلے گناہ معاف

کردیے جائیں گے اور جس نے شب قدر میں قیام کیا ایمان کے ساتھ اور ثواب سمجھ کر اس کے اب تک کے گناہ معاف کردیے جائیں گے۔
(بخاری و مسلم عن ابی ہریرہؓ)

فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ اور قرآن بندہ کے لئے سفارش کریں گے' روزے کہیں گے: اے رب! ہم نے اس کو دن میں کھانے سے اور دیگر خواہشات سے روک دیا تھا' لہٰذا اس کے حق میں ہماری سفارش قبول فرمالیجئے۔ قرآن عرض کرے گا کہ میں نے رات کو اسے سونے نہ دیا' لہٰذا اس کے حق میں میری سفارش قبول فرمالیجئے' چنانچہ دونوں کی سفارش قبول کرلی جائے گی۔
(بیہقی فی الشعب عن عبداللہ بن عمرؓ)

رمضان اور قرآن:

حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں آپ کی سخاوت بہت ہی زیادہ بڑھ جاتی تھی۔ رمضان کی ہر رات میں جبریل (علیہ السلام) آپ سے ملاقات کرتے تھے اور آپ ان کو قرآن مجید سناتے تھے جب جبریل (علیہ السلام) آپ سے ملاقات کرتے تھے تو آپ اس ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوجاتے تھے جو بارش لے کر بھیجی جاتی ہے۔ (بخاری و مسلم)

رمضان میں سخاوت:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب رمضان داخل ہوتا تھا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہر قیدی کو چھوڑ دیتے تھے اور ہر سائل کو عطا فرماتے تھے۔ (بیہقی فی الشعب) مطلب یہ ہے کہ آپ یوں بھی کسی سائل کو محروم نہ فرماتے تھے مگر رمضان میں اس کا اہتمام مزید ہوجاتا تھا۔

روزہ افطار کرانا:

خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے روزہ دار کا روزہ کھلوایا یا مجاہد کو سامان دے دیا تو اس کو روزہ دار جیسا اجر ملے گا۔ (بیہقی فی الشعب عن زید بن خالدؓ) اور روزہ دار کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی جیسا کہ دوسری احادیث سے ثابت ہے۔

روزہ میں بھول کر کھاپی لینا:

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص روزہ میں بھول کر کھاپی لے تو روزہ پورا کرلے کیونکہ (اس کا کچھ قصور نہیں) اسے اللہ نے کھلایا اور پلایا۔ (بخاری و مسلم عن ابی ہریرہؓ)

سحری کھانا:

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔
(بخاری و مسلم عن انس رضی اللہ عنہ)

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں سحری کھانے کا فرق ہے۔ (مسلم عن عمرو بن العاصؓ)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سحری کھانے والوں پر خدا اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں۔ (طبرانی عن ابن عمرؓ)

افطار:

نبی الرحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ ہمیشہ خیر پر رہیں گے' جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے یعنی غروب آفتاب ہوتے ہی فوراً روزہ کھول لیا کریں گے۔ (بخاری و مسلم عن سہلؓ)

رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: بندوں میں مجھے سب سے زیادہ پیارا وہ ہے جو افطار میں سب سے زیادہ جلدی کرنے والا ہے' یعنی غروب ہوتے ہی فوراً افطار کرتا ہے اور اسے اس میں جلدی کا خوب اہتمام رہتا ہے۔
(ترمذی عن ابی ہریرہؓ)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم روزہ کھولنے لگو تو کھجوروں سے افطار کرو' کیونکہ کھجور سراپا برکت ہے اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے روزہ کھول لے کیونکہ وہ (ظاہر و باطن) کو پاک کرنے والا ہے۔ (ترمذی عن سلمان بن عامرؓ)

روزہ جسم کی زکوٰۃ ہے:

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔
(ابن ماجہ عن ابی ہریرہؓ)

سردی میں روزہ:

سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موسم سرما میں روزہ رکھنا مفت کا ثواب ہے۔ (ترمذی عن عامرؓ) مفت کا ثواب اس لئے فرمایا کہ اس میں پیاس نہیں لگتی اور دن جلدی سے گزرتا ہے' افسوس ہے کہ بہت سے لوگ اس پر بھی روزہ سے گریز کرتے ہیں۔

جنابت روزہ کے منافی نہیں:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رمضان المبارک میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بحالت جنابت صبح ہوجاتی تھی اور یہ جنابت احتلام کی نہیں (بلکہ بیویوں کے ساتھ مباشرت کرنے کی وجہ سے ہوتی تھی) پھر آپ غسل فرما کر روزہ رکھ لیتے تھے (بخاری و مسلم) مطلب یہ کہ صبح صادق سے قبل غسل نہیں فرمایا اور روزہ کی نیت فرمائی' پھر طلوع آفتاب سے قبل غسل فرما کر نماز پڑھی' اس طرح سے روزہ کا کچھ حصہ حالت جنابت میں گزرا' اس لئے کہ روزہ بالکل ابتدائے صبح صادق سے شروع ہوجاتا ہے' اسی طرح اگر روزہ میں احتلام ہوجائے تو بھی روزہ فاسد نہیں ہوتا' کیونکہ جنابت روزہ کے منافی نہیں ہے' ہاں اگر عورت کے ماہواری کے دن ہوں تو روزہ نہ ہوگا' ان دنوں کی قضا بعد میں فرض ہے' یہی مسئلہ نفاس کے ایام کا ہے' نفاس وہ خون ہے جو بچہ پیدا ہونے

کے بعد آتا ہے۔

روزہ میں مسواک:

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بحالت روزہ اتنی بار مسواک کرتے ہوئے دیکھا ہے جس کا میں شمار نہیں کرسکتا۔ (ترمذی) مسواک تر ہو یا خشک' روزہ میں ہر وقت کرسکتے ہیں' البتہ منجن' ٹوتھ پیسٹ یا کوئلہ وغیرہ سے روزہ میں دانت صاف کرنا مکروہ ہے۔

روزہ میں سرمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری آنکھ میں تکلیف ہے' کیا میں روزہ میں سرمہ لگاؤں؟ فرمایا: ''لگاؤ''۔ (ترمذی)

اگر روزہ دار کے پاس کھایا جائے:

فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک روزہ دار کے پاس کھایا جاتا رہے اس کی ہڈیاں تسبیح پڑھتی ہیں اور اس کے لئے فرشتے استغفار کرتے ہیں۔ (بیہقی فی الشعب عن ابی ہریرہ)

آخری عشرہ میں عبادت کا خاص اہتمام:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری دس دنوں میں جس قدر عبادت میں محنت فرماتے تھے دوسرے ایام میں اس قدر محنت نہیں فرماتے تھے۔ (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب آخری عشرہ آتا تھا تو سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تہبند کس لیتے تھے (تاکہ خوب عبادت کریں) اور پوری رات عبادت کرتے تھے' اور گھر والوں کو (عبادت کے لئے) جگاتے تھے۔ (بخاری ومسلم)

شب قدر:

فرمایا رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ یہ مہینہ آچکا ہے' اس میں ایک رات ہے (شب قدر جو عبادت کی قدر وقیمت کے اعتبار سے) ہزار مہینوں سے بہتر ہے' جو اس رات سے محروم ہوگیا' کل خیر سے محروم ہوگیا' اور اس شب کی خیر سے وہی محروم ہوگا جو پورا پورا محروم ہو۔ (جسے ذوق عبادت بالکل نہیں اور جو فکر سعادت سے خالی ہے)۔

(ابن ماجہ عن انس)

محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے (اعتکاف کرنے والے کے متعلق) فرمایا کہ وہ گناہوں سے بچا رہتا ہے' اور اسے وہ ثواب بھی ملتا ہے جو (اعتکاف سے باہر) تمام نیکیاں کرنے والے کو ملتا ہے۔ (ابن ماجہ عن ابن عباس)

یعنی اعتکاف میں بیٹھ کر اعتکاف والا خارج مسجد جو نیکیاں کرنے سے عاجز ہے تو وہ ثواب کے اعتبار سے محروم نہیں ہے' اگر اعتکاف نہ کرتا تو مسجد سے باہر جو نیکیاں کرتا ان کا ثواب بھی پاتا ہے۔

آخری رات میں بخششیں

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کی آخری رات میں امت محمدیہ کی مغفرت کردی جاتی ہے' عرض کیا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اس سے شب قدر مراد ہے؟ فرمایا نہیں (یہ فضیلت آخری رات کی ہے شب قدر کی فضیلتیں اس کے علاوہ ہیں؟) بات یہ ہے کہ عمل کرنے والے کا اجر اس وقت پورا دے دیا جاتا ہے' جب کام پورا کردیتا ہے' اور آخری شب میں عمل پورا ہوجاتا ہے' لہٰذا بخشش ہوجاتی ہے۔ (احمد عن ابی ہریرہ)

عید کا دن:

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب شب قدر ہوتی ہے تو جبرئیل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ نازل ہوتے ہیں' جو ہر اس بندۂ خدا کے لئے دعا کرتے (ہیں جو) اللہ عزوجل کا ذکر کررہا ہو پھر جب عید کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے فخر فرماتے ہیں کہ دیکھو! ان لوگوں نے ایک ماہ کے روزے رکھے اور حکم مانا' اور فرماتے ہیں کہ اے فرشتو! بتاؤ اس مزدور کی کیا جزا ہے جس نے عمل پورا کردیا ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ ہمارے رب! اس کی جزا یہ ہے کہ اس کا بدلہ پورا دے دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے فرشتو! میرے بندوں اور بندیوں نے میرا فریضہ پورا کردیا جو ان پر لازم تھا اور اب دعا میں گڑگڑانے کے لئے نکلے ہیں' قسم ہے میری عزت وجلال اور کرم کی اور میرے علو وارتفاع کی! میں ضرور ان کی دعا قبول کروں گا' پھر (بندوں کو) ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے کہ میں نے تم کو بخش دیا اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا' لہٰذا اس کے بعد (عیدگاہ سے) بخشے بخشائے واپس ہوتے ہیں۔ (بیہقی فی الشعب)

رمضان کے بعد دو اہم کام:

صدقۂ فطر:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر روزوں کو لغو اور گندی باتوں سے پاک کرنے کے لئے اور مساکین کی روزی کے لئے مقرر فرمایا۔

(ابوداؤد شریف)

شوال کے چھ روزے

فخر مؤمنین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد چھ (نفل) روزے شوال (بعد عید) کے مہینہ میں رکھے تو (پورے سال کے روزے رکھنے کا ثواب ہوگا اگر ہمیشہ ایسا ہی کیا کرے گا تو) گویا اس نے ساری عمر روزے رکھے۔ (مسلم عن ابی ایوب)

چند مسنون دعائیں:

معاذ بن زہرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افطار کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

"اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ." (ابوداؤد)

ترجمہ: "اے اللہ! میں نے تیرے ہی لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی دیئے ہوئے رزق پر روزہ کھولا۔"

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ افطار کے وقت (یعنی بعد افطار) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے:

"ذهب الظماء وابتلت العروق وثبت الاجر ان شاء الله." (ایضاً ابن عمر)

ترجمہ: "پیاس چلی گئی اور رگیں تر ہوگئیں اور انشاء اللہ اجر ثابت ہوگیا۔"

افطار کی ایک اور دعا:

"اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ بِرَحْمَتِكَ الَّتِیْ وَسِعَتْ كُلَّ شَیْءٍ اَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ." (ابن ماجہ)

ترجمہ: "اے اللہ! میں آپ کی رحمت کے ذریعہ سوال کرتا ہوں جو ہر چیز کو سمائے ہوئے ہے کہ آپ میرے گناہ معاف فرمادیں۔"

یہ دعا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

جب کسی کے یہاں افطار کرے تو اہل خانہ کو یہ دعا دے:

"اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ." (ابن ماجہ)

ترجمہ: "روزہ دار تمہارے یہاں افطار کیا کریں اور نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تمہارے لئے دعا کریں۔"

ایک جگہ افطار کرکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا پڑھی تھی۔

شب قدر کی دعا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اگر مجھے معلوم ہوجائے کہ شب قدر کون سی ہے تو (اس رات) میں کیا دعا کروں؟ آپ نے فرمایا کہ یوں کہنا:

"اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ." (ترمذی)

"اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے، معافی کو پسند فرماتا ہے، لہٰذا مجھے معاف فرمادے۔" ☆☆......☆☆☆

ICEBERG (Water Chiller)

☆ پینے کا پانی ٹھنڈا کرنے کے ساتھ ساتھ بجلی کی بھی بچت کرتا ہے، ☆ خوبصورت ڈیزائن، ☆ باڈی مکمل کوٹڈ ہونے کی وجہ سے زنگ سے محفوظ، ☆ واٹر ٹینک اسٹین لیس اسٹیل، ☆ جدید ترین ٹیکنالوجی کو سامنے رکھ کر مکمل کیلکولیٹڈ بنایا گیا ہے، جس کی وجہ سے یہ صرف چند منٹوں میں آپ کو ٹھنڈا پانی دینا شروع کردیتا ہے۔

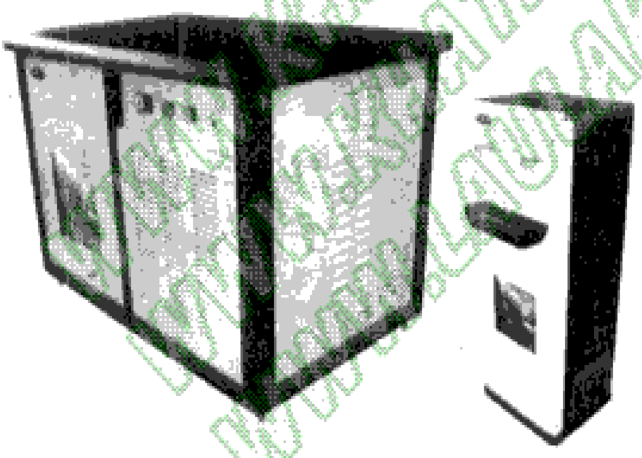

فلاحی اداروں اور سپلائرز کے لئے خصوصی ڈسکاؤنٹ

مختلف خوبصورت ڈیزائن اور کپیسٹی میں دستیاب ہیں

رابطہ سیل: 0333-2126720

E-mail:monir@super.net.pk

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM WWW.AMTKN.INFO

ماہِ مبارک کے حقیقی احترام کا تقاضا

مولانا شمس الحق ندوی

یہ ماہ مبارک نیکیوں کا موسم بہار ہے‘ بھوک‘ پیاس‘ صبر و تحمل‘ غیر ضروری باتوں سے اجتناب و احتراز‘ اپنی زندگی کے بیتے ہوئے دنوں کا احتساب و جائزہ‘ جو کچھ چکے اس پر ندامت و افسوس کے آنسو بہانے اور توبہ و استغفار کے پانی سے دھونے کا یہی سنہرا موقع ہے جس میں باران رحمت و مغفرت کی جھڑی لگی ہوئی ہے اور جہنم سے نجات و آزادی کا بھی اعلان ہے حدیث پاک کے مطابق:

”یا باغی الخیر اقبل ویا باغی الشر ادبر“

”اے خیر و بھلائی کے طلب کرنے والے خیر کی طلب میں لگ جا‘ اور اے برائی کے کرنے اور چاہنے والے تو پیچھے ہٹ جا‘ برائی سے باز آ۔“

یہ ذکر و تلاوت اور داد و دہش کا مہینہ ہے اب تک جو بھول چوک ہو چکی ہو اس پر شرمساری اور آہ و زاری‘ یہی اس ماہ مبارک کی قدر دانی ہے‘ کوتاہی اور گناہ کی مختلف شکلیں ہیں‘ دین کے کسی حکم کو توڑنا بھی گناہ ہے‘ فرد کا فرد کی حق تلفی کرنا‘ حق مارنا یہ بھی جرم و گناہ ہے‘ اپنے فرائض و ذمہ داریوں کی ادائیگی میں کوتاہی کرنا یہ بھی گناہ ہے‘ لیکن فرد یا جماعت کا کچھ ایسے کام کرنا جس سے امت کے اتحاد و طاقت کو نقصان پہنچتا ہو‘ یہ گناہ عظیم ہے‘ اس وقت جب کہ ماہ مبارک کی برکات سے ہمارے قلوب کو یک گونہ یکسوئی اور رضائے مولی کی تلاش و جستجو کا شوق و جذبہ حاصل ہے‘ خدا کے نام پر بھوک پیاس‘ ذکر و تلاوت‘ تراویح و تہجد نے قلوب کو نرم کر دیا ہے۔

ہم ہر پہلو سے اپنی زندگی کا جائزہ لیں‘ اپنے دینی کاموں اور سرگرمیوں پر بھی نظر ڈالیں اور دیکھیں کہ اس میں کتنا حصہ خدا کی رضا مندی اور دین کی سربلندی کا ہے اور کتنا نام و نمود اور ہوس اور خود نمائی کا

> یہ ذکر و تلاوت اور داد و دہش کا مہینہ ہے اب تک جو بھول چوک ہو چکی ہو اس پر شرمساری اور آہ و زاری‘ یہی اس ماہ مبارک کی قدر دانی ہے

ہے یا اپنے سطحی اغراض و مقاصد کا ہے جو دین کے رنگ میں خالص دنیا ہے‘ ان مبارک گھڑیوں میں اپنے حالات و اعمال‘ نیتوں اور ارادوں کا حقیقت پسندانہ جائزہ لے کر اس رخ کو متعین کر لینا جس میں خدا کی رضا مندی‘ امت کا مفاد عام اور زندگی کا پیغام مضمر ہے‘ عین دانش مندی ہے‘ اور جائزہ کے بعد حقیقت آشنا ہونے کے بعد یہ سوچنا کہ لوگ کیا کہیں گے اگر ہم پیچھے ہٹے اور اپنی رائے بدلی تو ہماری توہین ہوگی‘ بڑی نافہمی و نادانی ہے۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ ابن قیس کو ہدایت دیتے ہوئے لکھا تھا:

”ایسا معاملہ جس کا آج تم نے فیصلہ دے دیا لیکن دوبارہ غور و فکر کے بعد صحیح صورت حال اور حق بات سمجھ میں آ گئی تو اب کل کے غلط فیصلہ پر قائم نہ رہو بلکہ اس کو رد کر دو کہ حق دائمی اور قدیم ہے اور حق کو اپنا لینا باطل میں پڑے رہنے سے بہتر ہے۔“

یہ حکم نامہ اگرچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عبداللہ بن قیس رضی اللہ عنہ کو لکھا تھا لیکن یہ ایک اصولی بات ہے جو ہر طالب حق کے لئے سنگ میل اور منارۂ نور کی حیثیت رکھتی ہے‘ اگر ہم غور و فکر کے بعد اس نتیجہ پر پہنچے کہ اب تک جو سمجھا تھا وہ غلط تھا تو پھر یہ سوچنا چاہئے کہ اگر اب ہم اپنی رائے بدلیں گے تو لوگ ہم کو کیا کہیں گے‘ خدا کے یہاں لوگوں کے کہنے نہ کہنے کا اثر نہ ہوگا بلکہ وہاں تو معاملہ حق ہی کے حق میں ہوگا‘ باطل رد کر دیا جائے گا اور یہ وہ وقت ہوگا جب تلافی کا موقع ہاتھ سے جا چکا ہوگا‘ ایسا بہت ہوتا ہے کہ ایک شخص جب حقیقت پسندی سے کام لیتا ہے تو اس کا ضمیر آواز دیتا ہے کہ تمہاری رائے اور فیصلہ غلط ہے مگر جس کی رائے کو غلط سمجھ رہے ہو اس کی رائے سے رجوع نہیں کرتا کہ اس کی انا کو ٹھیس لگے گی‘ حالانکہ اس کو معلوم ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو خدا کی رضا کی خاطر جھکے گا خدا اس کو اٹھائے گا بلند کرے گا۔ حدیث کے الفاظ ہیں:

”من تواضع للہ رفعہ اللہ“

دینی مسائل میں نظریاتی و فکری اختلاف کی بھی یہی صورت ہے کہ اگر ہمارا کوئی فکر و نظریہ غلط ثابت ہو جاتا ہے اور ہم حقیقت آشنا ہو جاتے ہیں تو پھر اخلاص کا اور خدا کی رضا جوئی اور قوم و ملت کے مفاد کا تقاضا ہے کہ ہم بلا پس و پیش اپنے فکر و نظریہ کی

غلطی تسلیم کرکے دوسرے کے صحیح فکر ونظریہ کو مان لیں کہ دین اسلام کی یہی اصل روح ہے' جس طرح غلط کام کرنا' قوم وملت کے مفاد کے خلاف کوئی اقدام کرنا جرم وگناہ ہے' اسی طرح غلط کام کرنے والے اور ایسا اقدام کرنے والے کی تائید وحمایت بھی گناہ ہے جس سے دین وملت کو نقصان پہنچ رہا ہو' اگر ہم بھی ناواقفیت ونادانی سے ایسی غلطی میں مبتلا ہو جائیں اور پھر حقیقت سمجھ میں آجائے تو فوراً اس سے باز آجانا چاہئے' غلط بات کی تاویل لوگوں کو تو دھوکا دے سکتی ہے' لیکن وہ دن آکے رہے گا جب ساری تاویلات و ملمع سازی کا رنگ وروغن اتر جائے گا اور حقیقت اپنے اصل روپ میں سامنے کردی جائے گی۔

دنیا کا فنا ہونا اور قیامت کا آنا یقینی ہے' کب آئے گی اس کو اللہ تعالیٰ نے نہیں بتایا تاکہ وہ انسان کو اس کے عمل کا بدلہ دے اور بدلہ ویسا ہی ہوگا جیسا عمل ہوگا "الجزاء من جنس العمل" اس لئے اللہ تعالیٰ نے حقیقت کو کھول کر بیان کردیا' فرمایا:

> "قیامت یقیناً آنے والی ہے' میں چاہتا ہوں کہ اس (کے وقت) کو پوشیدہ رکھوں تاکہ ہر شخص جو کوشش کرے اس کا بدلہ پائے۔" (سورہ طٰہٰ)

رمضان المبارک میں اگر بھوک' پیاس' صبر و ضبط' حلم وبردباری اور طبیعت کی ناگواری کو جھیلنا اس لئے ہے کہ کہیں ہمارا روزہ نہ خراب ہو جائے' تو اس کی مشق ہے کہ مسلمان حق پر قائم ہے اور حق کی خاطر ہر ناگواری بلکہ کبھی کبھی ذلت وخواری تک کو گوارہ کرلے' لیکن حق کا دامن ہاتھ سے نہ چھوٹنے پائے۔

اس سلسلہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی خصوصاً ہمارے لئے اسوۂ کاملہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب کچھ جھیل لیا لیکن حق کی جو صدا لگائی تھی اس سے پیچھے نہیں ہٹے' مکی زندگی کا سب سے نازک اور کٹھن وقت وہ تھا جب کفار مکہ نے آپ کے چچا ابو طالب سے آخری شکایت کی کہ: آپ اپنے بھتیجے کو روک لیجئے ورنہ پھر ہم ان سے اور آپ سے سمجھ لیں گے اور ابو طالب نے کہا: "بھتیجے! ذرا اپنی جان کا بھی خیال کرو اور میری جان کا بھی' مجھ پر اتنا بوجھ نہ ڈالو جس کو اٹھا نہ سکوں۔"

چچا کی باتیں سن کر آپ کی آنکھیں پرنم ہوگئیں کہ رہا سہا سہارا بھی ٹوٹ گیا' لیکن آپ کے عزم وارادہ میں کوئی ادنیٰ کمزوری نہیں پیدا ہوئی بلکہ بہت کھل کر کہا:

> "چچا جان! اگر وہ میرے داہنے ہاتھ میں سورج اور بائیں ہاتھ میں چاند رکھ دیں اور یہ چاہیں کہ میں اس کو چھوڑ دوں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو غالب کردے یا میں اس راستے میں ہلاک ہو جاؤں تب بھی میں باز نہ آؤں گا۔"

مصر کے مشہور صاحب قلم اور ادیب ونقاد استاذ محمود العقاد نے نبی کی زندگی کا نقشہ کھینچتے ہوئے کی زندگی کو اسلام کی اہم خصوصیات کی دلیل کے طور پر اس طرح بیان کیا ہے:

> "آپ کی مکی زندگی سے یہ سبق ملتا ہے کہ بڑھتے ہوئے قدم کو پیچھے نہ ہٹانا چاہئے' چاہے وہ آگے نہ بڑھ سکے' حق پر جمے رہنا' چاہے نفس اس کی مخالفت کا کتنا ہی شیدائی ہو' غلط کو غلط ہی سمجھنا' خواہ اس کو حکومت وتسلط ہی کیوں نہ حاصل ہو' باطل کے مقابلہ میں ڈٹے رہنا' چاہے اس کو غلبہ و قبول عام ہی کیوں نہ حاصل ہو' لوگوں کو خیر کی دعوت دیتے رہنا' گو اس کے جواب میں تکلیف وایذا ہی سے کیوں نہ دوچار ہونا پڑے' فرض کو فرض سمجھ کر ادا کرتے رہنا' چاہے اس کا نتیجہ سامنے نہ آئے' ذمہ داری کو ذمہ داری سمجھ کر انجام دیتے رہنا' چاہے اس کا کوئی بڑا فائدہ نہ دکھائی دے' مرد مومن کا اپنی مردانگی پر قائم رہنا ہی اس کا طرۂ امتیاز اور تمغۂ جواں مردی ہے' چاہے اس کے گردو پیش کی ہر ہر شئی اس کو پیس ڈالنا چاہتی ہو۔"

اگر ہم صحیح معنوں میں مسلمان ہیں اور حقیقت اسلام نہ صرف یہ کہ ہمارے دل میں اتر گئی ہے بلکہ رگ وریشہ میں رچ بس گئی ہے تو ہمارا بھی یہی کردار و کیریکٹر ہونا چاہئے کہ حالات خواہ کتنے ہی مخالف ہوں ہم اپنی اسلامیت پر اور مومنانہ صفات وکردار پر قائم رہیں' اگر ہم اپنی ناتجربہ کاری' کم علمی یا غلط ماحول سے متاثر ہوکر کوئی غلط کام کرچکے ہوں تو حقیقت عیاں ہونے کے بعد فوراً اس سے رجوع کرلیں اور حق کی طرف لوٹ آئیں۔

عام زندگی اور معاشرہ میں' گھر اور خاندان میں' مدرسہ اور خانقاہ میں جہاں بھی کسی کی کوئی حق تلفی ہوتی ہو فوراً اسلامی تعلیمات کے آئینہ میں اپنی تصویر دیکھ کر اس کو درست کرلیں۔ اگر ہم کسی مل یا فیکٹری یا کارخانے کے مالک ہیں' کچھ مزدور اور ورکر ہمارے ماتحت ہیں تو ان کے بھی حقوق کا خیال رکھیں' ہم جہاں رہتے ہیں وہاں کچھ اور لوگ بھی رہتے ہیں' ان میں مسلمان بھی ہیں اور غیر مسلم بھی' ان کے ساتھ ہمارا سلوک وبرتاؤ وہی ہونا چاہئے جو اللہ کے رسول نے بتایا بلکہ برت کر دکھایا ہے' ہم دنیا کی دوسری قوموں کے لئے نمونہ اور روشنی تھے ہمارے اخلاق ومعاملات سے متاثر ہوکر دوسری قومیں اسلام لاتی تھیں' مگر اب اس حال کو پہنچ گئے ہیں کہ میر درد کا یہ شعر بڑے درد کے ساتھ پڑھنا پڑتا ہے:

ہر چند آئینہ ہوں پر اتنا ہوں ناقبول
منہ پھیر لے وہ جس کے مجھے روبرو کریں

(بشکریہ پندرہ روزہ تعمیر حیات لکھنؤ)

انسانیت کو امن و سکون کس مذہب سے ملا؟

محمد وثیق ندوی

اسلام پر الزام لگایا جاتا ہے کہ وہ تلوار کے زور سے پھیلا اور مسلمانوں نے اپنے دین اسلام کی اشاعت و تبلیغ میں ظلم و قہر اور زور زبردستی کا طریقہ اختیار کیا، اسلام دشمن عناصر خصوصاً یورپ نے ذرائع ابلاغ اور لٹریچر کے ذریعہ اس کا خوب پروپیگنڈہ کیا ہے، جس کے اثر سے اسلام اور مسلمانوں کو بری نگاہ سے دیکھا جاتا ہے، حالانکہ یہ الزام اسلام کے تعلق سے درست نہیں ہے، یہ حقیقت کے برخلاف ہے، اس کا مصداق تو دوسرے مذاہب خصوصاً عیسائیت ہے، جس کی پوری تاریخ جبر و اکراہ اور ظلم و زیادتی سے بھری پڑی ہے اور خود یورپ کے منصف اور حقیقت پسند مورخین اور مستشرقین نے بھی اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے، اصل حقیقت مسلمانوں میں نہیں بلکہ غیر مسلموں کی تحریروں میں دیکھئے

"نامور مورخ سر تھامس آرنلڈ T.W.Arnold نے اپنی کتاب "دعوت اسلام" "The Preaching of Islam" میں دلائل کے ساتھ لکھا ہے کہ اسلام کے عہد اقتدار و حکمرانی میں عیسائیوں کے ساتھ عدل و مساوات، عفو و درگزر، رواداری اور کشادہ قلبی و فراخ دلی کا جو معاملہ کیا گیا، یورپ کی پوری تاریخ میں اس کی مثال نہیں ملتی اور اسلامی عہد حکومت میں غیر مسلموں کو جو امن و امان نصیب ہوا اور ان کے ساتھ جس رواداری اور بلند انسانی اخلاق کا برتاؤ کیا گیا، اس کی کسی اور مذہب یا نظام حکومت میں نظیر نہیں ملتی۔"

اسی طرح انطاکیہ کا یعقوبی بطریق میکائیل اکبر "Michel The Elder" (۱۱۲۶-۱۱۹۹ء) رومیوں کے مظالم بیان کرنے کے بعد لکھتا ہے کہ "جب رومیوں کا ظلم بہت بڑھ گیا تو خدائے انتقام نے جنوب سے اسماعیل (علیہ السلام) کی اولاد (مسلمانوں) کو بھیجا جنہوں نے ہم کو رومیوں کے ظلم و تشدد سے نجات دی اور امن و امان کی زندگی عطا کی اور ہمارے کلیساؤں کی حفاظت کی، پروٹسٹنٹ عیسائی مبلغ ریکولڈس دی مونٹ (Ricoldus De Monte) نے تیرھویں صدی عیسوی میں مشرق کا دورہ کیا اور مسلمانوں کے اخلاق، معاملات اور ان کے اخلاص و دیانت داری سے بہت متاثر ہوا، وہ لکھتا ہے کہ ہم نے مسلمانوں میں فقراء، محتاج، پریشان حال لوگوں کے ساتھ شفقت و رحمت، ہمدردی اور تعاون کا جو معاملہ دیکھا اس کی پوری تاریخ میں کہیں مثال نہیں ملتی۔" (تعمیر حیات، ستمبر ۱۹۸۲ء)

نصرانی مورخ جاک تاجر (۱۹۱۸-۱۹۵۲ء) لکھتا ہے: "مصر کے قبطیوں نے عربوں کا استقبال نجات دہندہ کے طور پر کیا، عربوں نے مصر میں داخلے کے بعد قبطیوں کو مذہبی آزادی دی اور عیسائی عہد سے ان پر عائد بھاری ٹیکسوں میں تخفیف کی، اسلامی تعلیمات سے متاثر ہو کر قبطیوں نے اسلام قبول کر لیا، لیکن جن قبطیوں نے اسلام قبول نہیں کیا، عربوں نے ان کو بھی سہولت فراہم کی اور ان کو ملک کی آمدنی کی نگرانی پر مامور کیا۔" (اقتباس و مطلوب منہ الفتح العربی لی... عام ۱۹۲۲ء، ص: ۲۰۹، ۲۱۵)

مشرق کے سب سے بڑے آرتھوڈکس کلیسا کے پوپ شنودہ سوم نے اسلام کے عدل و انصاف، مذہبی رواداری، کرم گستری، عفو و درگزر، اسی طرح خلفائے راشدین اور مسلم حکام کی عدل گستری اور مذہبی رواداری اور غیر مسلموں کے ساتھ ان کے منصفانہ اور عمدہ انسانی سلوک کا اعتراف کیا ہے۔

عدل فاروقی کا اعتراف کرتے ہوئے پوپ شنودہ سوم نے لکھا ہے کہ: "خلیفہ عمر بن خطاب نے وفات کے وقت اہل کتاب کے متعلق دو وصیتیں کیں (۱) اہل کتاب کے ساتھ کئے گئے تمام معاہدوں کو پورا کیا جائے، (۲) استطاعت اور طاقت سے زیادہ کا ان کو مکلف نہ بنایا جائے۔"

"اسی طرح جب عمر بن خطاب کو معلوم ہوا کہ ولید بن عقبہ نے نصرانیوں کو دھمکی دی ہے تو انہیں بنو تغلب (جن میں یہودی بھی تھے) کی امارت سے معزول کر دیا، اسی طرح تمام مسلمان اپنی رعایا کے ساتھ عدل و انصاف کا معاملہ کرتے تھے، عمر بن خطاب کی زندگی ختم ہو گئی، ان کی خلافت ختم ہو گئی، لیکن انہوں نے نیکی و بھلائی کے جو کام کئے ہیں وہ رہتی دنیا تک ختم نہیں ہوں گے۔"

اس کے برخلاف غرناطہ کے آخری مسلم حکمران ابو عبداللہ صغیر نے اسپین کے عیسائی فرمانروا فرڈیننڈ پنجم اور اس کی بیوی ازابیل سے غرناطہ کی مسلم آبادی اور اسلامی آثار کے متعلق جو معاہدہ کیا تھا، اس کو توڑ دیا گیا اور اسپین (اندلس) سے اسلام کا وجود ختم کر دیا گیا۔

عیسائی مورخ فلپ واتج اور یوسف کرباج ''المسیحیون فی التاریخ الاسلامی العربی و الترکی ''میں لکھتے ہیں کہ:''حضرت امیر معاویہ (رضی اللہ عنہ) کے زمانہ میں مصر میں عیسائیوں کی تعداد ڈھائی لاکھ کے قریب تھی، لیکن نصف صدی کے بعد عباسی خلیفہ ہارون رشید کے زمانہ میں ان کی نصف تعداد نے اسلامی تعلیمات خصوصاً اسلامی عدل و مساوات اور دل داری اور رواداری سے متاثر ہوکر اسلام قبول کرلیا۔''

مشہور جرمن مستشرقہ مسز ہونکہ جو''مغرب پر اسلام کا سورج طلوع ہو رہا ہے''اور''ارحم الفاتحین'' کی مصنفہ ہیں، کہتی ہیں کہ:''مسلم فاتحین نے کبھی بھی اسلام قبول کرنے پر کسی کو مجبور نہیں کیا، اس کے برعکس عیسائیوں نے نصرانیت قبول نہ کرنے پر قتل و غارتگری کا بازار گرم کیا، خصوصاً اندلس میں مسلمانوں پر ظلم و بربریت کے پہاڑ توڑ دیے گئے۔''

پوپ یوحنا نقیوسی نے اپنی کتاب'' تاریخ مصر روئیہ قبطیہ''میں لکھا ہے کہ:''جب تک حضرت عمرو بن العاص مصر کے والی رہے، کبھی بھی کلیسا سے ٹیکس نہیں لیا اور نہ ہی کسی ناروا امر کے مرتکب ہوئے، بلکہ جب تک مصر کے والی رہے، کلیساؤں کی حفاظت کی۔''

ایک دوسرا پوپ میخائیل سریانی کہتا ہے کہ: ''بیزنطینی شہنشاہوں نے ہمارے مقدس کلیساؤں اور گرجا گھروں کو انتہائی بے دردی، سفاکی اور ظلم و دہشت گردی سے لوٹ لیا، لیکن جب مسلمانوں کا عہد اقتدار آیا تو مسلم حکمرانوں نے ہم کو رومیوں کے ظلم سے نجات دلائی اور ہم کو مکمل آزادی دی کہ ہم عیسائی جس طرح چاہیں اپنے مذہب پر عمل کریں، مسلمانوں کے عہد حکومت میں ہم کو امن و سکون نصیب ہوا۔'' (تاریخ مصر فی العصر البیزنطینی از ڈاکٹر صبری ابوالخیر سلیم، ص:۹۲، طبع قاہرہ، دارعین ۲۰۰۱ء)

''تاریخ الامۃ القبطیہ'' کے مصنف یعقوب نخلہ روفیلہ کہتے ہیں کہ:''حضرت عمرو بن العاص کے زمانہ میں قبطیوں کو جو امن سکون اور راحت و چین نصیب ہوا وہ ان کو کسی اور زمانہ میں نصیب نہیں ہوا۔''

فتح بیت المقدس کے موقع پر سلطان صلاح الدین ایوبیؒ نے جس عالی ظرفی اور اسلامی اخلاق کا مظاہرہ کیا، وہ عیسائی مورخ اسٹینلے لین پول کی زبان سے سننے کے قابل ہے، لین پول لکھتا ہے:

''صلاح الدین نے کبھی اپنے تئیں ایسا عالی ظرف اور باہمت ثابت نہیں کیا تھا، جیسا کہ اس موقع پر کیا، جب یروشلم مسلمانوں کے حوالہ کیا جارہا تھا، اس کی سپاہ اور معزز افسران ذمہ دار تھے جو اس کے تحت تھے، شہر کے گلی کوچوں میں انتظام قائم رکھا، یہ سپاہی اور افسر ہر قسم کی ظلم و زیادتی کو روکتے تھے اور اس کا نتیجہ تھا کہ ایسا کوئی واقعہ جس میں کسی عیسائی کو گزند پہنچا ہو پیش نہ آیا، شہر سے باہر جانے کے کل راستوں پر سلطان کا پہرہ تھا اور ایک نہایت معتبر امیر باب داؤد پر متعین تھا کہ ہر شہری کو جو زر فدیہ ادا کرچکا ہو باہر جانے دے۔''

لین پول آگے لکھتا ہے:''اب صلاح الدین نے اپنے امیروں سے کہا کہ میرے بھائی نے اپنی طرف سے اور بالیان اور بطریق نے اپنی طرف سے خیرات کی، اب میں اپنی طرف سے بھی خیرات کرتا ہوں اور یہ کہہ کر اس نے اپنی سپاہ کو حکم دیا کہ شہر کے تمام گلی کوچوں میں منادی کردیں کہ تمام بوڑھے آدمی جن کے پاس زر فدیہ ادا کرنے کو نہیں ہے، آزاد کیے جاتے ہیں کہ جہاں چاہیں وہ جائیں اور یہ سب باب العزر سے نکلنے شروع ہوئے اور سورج نکلنے سے سورج ڈوبنے تک ان کی صفیں شہر سے نکلتی رہیں، یہ خیر و خیرات تھی جو صلاح الدین نے بے شمار مفلسوں اور غریبوں کے ساتھ کی۔'' (سلطان صلاح الدین، ص:۲۰۲، ۲۰۵، ماخوذ از تاریخ دعوت و عزیمت حصہ اول، مولفہ مولانا سید ابوالحسن علی ندوی، ص:۲۶۸)

انگریزی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ کرنے والے جارج سیل G.Sale (۱۶۹۷۔۱۷۳۶ء) نے لکھا ہے کہ:''شریعت محمدی کا پوری دنیا میں جو استقبال ہوا اس کی مثال نہیں ملتی اور جو لوگ یہ تصور کرتے ہیں کہ شریعت محمدی تلوار سے پھیلی وہ زبردست مغالطہ اور دھوکا میں ہیں۔''

تھامس آرنلڈ لکھتے ہیں کہ:''اس خیال کا ذرا بھی سچائی سے تعلق نہیں کہ اسلام تلوار سے پھیلا، یہ سراسر جھوٹ اور افترا ہے، اسلام تمام ادیان کے ماننے والوں کو برابر آزادی دیتا ہے، عقیدہ اسلامی کی بنیاد رواداری اور تسامح پر ہے۔'' (الدعوۃ الی الاسلام، ص:۸۸، ۹۶)

مزید لکھتے ہیں کہ:''رومی شہنشاہ جسٹینیان (۴۸۳۔۵۲۵ء) نے اسکندریہ شہر میں دو سو ہزار قبطیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور اس کے جانشینوں کے ظلم و قہر نے ہزاروں انسانوں کو صحرا نوردی پر مجبور کردیا، پھر اسلامی فتوحات نے قبطیوں کو دینی آزادی اور امن و سکون کی زندگی عطا کی، جس سے وہ صدیوں سے محروم چلے آرہے تھے، بڑی تعداد میں قبطیوں کا اسلام قبول کرلینا کسی دباؤ یا ترغیب و ترہیب کی بنا پر نہیں تھا، اس کی وجہ صرف اور صرف اسلام کی عدل پروری اور رواداری ہے، کیونکہ قبطیوں نے فتح مصر سے پہلے ہی اسلام قبول کرلیا تھا۔''

ڈاکٹر محمد قارہ نے مسٹر آرنلڈ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ:''ترک عثمانیوں نے البانیہ کے میگاریا (Migaris) اور ہیڈرے (Hydre) کے عیسائیوں سے فوجی خدمت کے عوض ٹیکس معاف کردیا، اسی طرح جنوبی رومانیا کے آرملولی (Armloli) اور البانیہ کے مرڈیٹیز (Mirdites) کیتھولک عیسائیوں کو ٹیکس کی ادائیگی سے معاف کردیا۔'' (المجتمع شمارہ ۱۸۴۳)

اس کے برخلاف سرتھامس آرنلڈ (T.W.Arnold) نے اپنی کتاب "Preaching Of Islam" میں اسلام اور عیسائیت کے تقابلی جائزہ کے بعد لکھا ہے کہ: ''اسلام امن وآشتی کی تعلیم اور پیار و محبت سے پھیلا، جبکہ عیسائیت کو فروغ جبر واکراہ اور ظلم وزیادتی سے ملا اور اس کی تاریخی شہادتیں بھی پیش کی ہیں، جن سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام تلوار سے نہیں پھیلا جیسا کہ سولھویں پوپ بنڈیکٹ نے دعویٰ کیا ہے جبکہ عیسائیت جبر واکراہ کے بل پر پھیلی۔''

ڈاکٹر محمد عمارہ نے بھی اپنی کتاب ''الاسلام فی عیون غربیۃ'' میں اس کے تاریخی واقعات پیش کئے ہیں، ان تاریخی واقعات کا یہاں خلاصہ پیش کیا جاتا ہے۔

سرتھامس آرنلڈ لکھتے ہیں: ''انگریز شہنشاہ چارلمان (Charlemagne) (۷۴۲-۸۱۴ء) نے تلوار کی نوک پر جرمنی کے صوبہ سکوسونی Saxony کے باشندوں کو عیسائیت میں داخل کیا۔''

ڈنمارک میں بادشاہ کنٹ (Cnut) (۹۹۵-۱۰۳۵ء) نے اپنے ماتحت صوبوں میں بت پرستوں کو ظلم وقہر اور دہشت گردی کے ذریعہ عیسائی بنالیا۔

''برادران تلوار'' (Bretheren of the Sword) جماعت اور دیگر صلیبیوں نے جرمنی کی سابق مملکت پروسیا (Prussia) کے بت پرستوں کو زندہ جلادیا، صرف اس جرم میں کہ انہوں نے نصرانیت اختیار کرنے سے انکار کردیا۔''

(Ordo Fratrum Miliuechris) کے جنگجوؤں نے لائی ورنو (Livorno) کی قوم کو جبراً عیسائیت میں داخل کرلیا۔

۱۱۹۹ء میں والنٹین (Valentyn) نے جزیرۂ امبوین (Amboyan) کے روجوس (Rojos) کو ایک شاہی فرمان جاری کیا، جس میں حکم دیا کہ جزیرہ کے تمام بت پرستوں کو عیسائی بنالیا جائے۔ چنانچہ کلیسا کے ذمہ داروں نے بپتسمہ (عیسائی بنانے) کے دوران ان پر ظلم وبربریت کے پہاڑ توڑ دیئے اور ان کے ساتھ وحشیانہ برتاؤ کیا۔

ناروے کے جنوبی حصہ وایکن (Viken) میں بادشاہ اولاف ترائی جیوسون (Olaf Traygvesson) ان لوگوں کو گائے بکری کی طرح ذبح کرتا تھا، جو عیسائیت قبول کرنے سے انکار کرتے، ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیتا اور لاتعداد لوگوں کو ملک سے باہر نکال دیا، اس ظالمانہ اور وحشیانہ طریقہ سے پورے وایکن میں عیسائیت پھیل گئی۔

لوئی نہم کی وصیت میں ہے کہ: ''جب کسی عام عیسائی کو یہ معلوم ہو کہ عیسائیت کی توہین کی گئی تو اس کو چاہئے کہ وہ تلوار کے ذریعہ عیسائیت کی حفاظت کرے اور غیر عیسائیوں کا قتل عام کرے۔''

۱۳۴۰ء تک جزیرۂ ہنگری (Hungary) کے باشندوں میں اسلام ہی عام اور رائج تھا، لیکن چارلس رابرٹ نے اپنے عہد میں تمام غیر عیسائیوں کو جبراً یا تو عیسائیت میں داخل کرلیا یا ان کو ملک بدر کردیا۔

پادری دانیال پیٹر ووچ D./Petrovich نے ۱۷۰۳ء میں تمام عیسائی قبائل کو جمع کیا اور ان سے اپنی خواہش کا اظہار کیا کہ ملک کو بچانے کا واحد طریقہ یہاں بسنے والے مسلمانوں کا خاتمہ ہے، پھر کیا تھا، جبل اسود کے جن مسلمانوں نے عیسائیت قبول کرنے سے انکار کیا ان کو راتوں رات ختم کردیا گیا۔

۹۸۸ء میں روس کے بادشاہ ولادیمیر (Vladdimire) نے عیسائیت اختیار کی اور دوسرے دن یہ فرمان جاری کیا کہ ملک کے تمام باشندے، امیر وغریب، آقا وغلام، عیسائی مذہب اختیار کرلیں، اس طرح پورا روس عیسائی بن گیا، کسی اور مذہب کے اختیار کرنے کی اجازت نہیں تھی، یہی صورت حال ۱۹۰۵ء تک باقی رہی یہاں تک کہ مذہبی رواداری کا فرمان جاری ہوا، اس سے پہلے روس نے اپنی مسلم رعایا کو جبراً عیسائی بنانے کی بھرپور کوشش کی، روسی فوجداری قانون میں آرتھوڈکس کلیسا سے انحراف کرنے والوں کو سخت سزائیں دی گئی تھیں، اگر کسی پر یہ الزام لگ جاتا کہ اس نے کسی عیسائی کو مسلمان بنانے کی کوشش کی ہے تو اسے تمام شہری حقوق سے محروم کردیا جاتا اور اس کے ساتھ بارہ سال کی قید بامشقت دی جاتی۔

۱۹۰۵ء میں دینی آزادی ملنے کے بعد ایک بڑی تعداد نے اسلام کی اخلاقی تعلیمات سے متاثر ہوکر اسلام قبول کرلیا، ان مسلمانوں کو اپنے علاقوں میں ''مختون کتے'' کہا جاتا تھا اور سخت ترین اذیتوں سے گزرنا پڑتا تھا، اسلام کی مقبولیت دیکھ کر آرتھوڈکس کلیسا کے ذمہ داروں کو اندیشہ لاحق ہوا اور اس کو روکنے کے لئے ایک خاص انجمن قائم کی اور قفقاز اور ابخاز (Abkazes) کے باشندوں میں عیسائیت کا لٹریچر تقسیم کیا تاکہ لوگ عیسائیت ترک نہ کردیں۔

حبشہ میں بادشاہ سیف ارعد (۱۳۴۴-۱۳۷۰ء) نے اپنے قلم رو میں مسلمانوں کے خلاف سخت کارروائیاں کیں اور جس نے بھی عیسائیت اختیار نہیں کی، اس کو تختہ دار پر چڑھادیا یا ملک سے نکال دیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ بادشاہ وحسیہ ماریام (۱۴۶۸-۱۴۷۸ء) نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ مسلمانوں کے قتل میں گزارا، اسی طرح حبشہ کے بادشاہ جان نے ۱۸۸۰ء میں پچاس ہزار سے زائد مسلمانوں کو بپتسمہ پر مجبور کیا اور ''جلا'' قبائل کی نصف ملین آبادی کو عیسائیت اختیار کرنے پر مجبور کیا۔

حبشہ کے ''جدیہ'' شہر کے مسلم باشندوں پر لازم تھا ایک دوسرا ٹیکس ادا کریں، وہ یہ تھا کہ ہر سال دو بادشاہ کو ایک لڑکی دیں، جسے وہ عیسائی بناکر پیغالانہ

روایت لمبے عرصہ تک جاری رہی، پھر یہ حکم جاری کردیا کہ کوئی مسلمان جنگ کے سامان نہ رکھے اور نہ تلوار لگائے اور نہ زین لگا گھوڑوں پر سوار ہو، ورنہ ان کو قتل کردیا جائے اور ان کی مسجدوں کو برباد کردیا جائے گا، چنانچہ مسلمان بادشاہ کے قاصدوں کو مال کے ساتھ ایک لڑکی پیش کرتے اور طرح طرح کی اذیتوں کا شکار ہوتے۔" (الدعوۃ الی الاسلام، از آرنلڈ، وکتاب الاسلام فی عیون غربیہ از ڈاکٹر محمد عمارہ)

ڈاکٹر نبیل لوقا بباوی نے اپنی کتاب "انتشار الاسلام بحد السیف، بین الحقیقۃ والافترا" میں لکھا ہے کہ: "شہنشاہ دقلدیانوس کے عہد اقتدار میں کیتھولک عیسائیوں نے مصر کے آرتھوڈکس عیسائیوں کو زندہ جلادیا، ان کی لاشوں کو گدھوں اور کوؤں کے سامنے ڈال دیا، اس کے عہد میں تقریباً ایک ملین عیسائی مارے گئے، مصر میں قبطیوں پر ناقابل برداشت ٹیکس عائد کیا گیا۔"

مسیحی مورخ ویدہام لکھتا ہے: "۲۴/ اگست ۱۵۷۲ء میں کیتھولک عیسائیوں نے دسیوں ہزار پروٹسٹنٹ عیسائیوں کو قتل کردیا، یہاں تک کہ پیرس کی سڑکیں خون میں ڈوب گئیں، ۱۰۵۲ء میں کلیسا کی عدالت نے اندلس کے شہر اشبیلیہ سے مسلمانوں کو نکال دیا، جب کہ انہوں نے عیسائیت قبول کرنے سے انکار کیا۔"

۱۴۸۱ء میں قائم کئے گئے کلیسا کے تفتیشی محکموں اور تحقیقی عدالتوں نے چند سالوں میں ۳۴۰ ہزار سے زائد لوگوں کو موت کی نیند سلادیا۔ عیسائی مورخ بریفالٹ کے مطابق ان تحقیقی عدالتوں (Courts Of Inquisition) نے ایک محتاط اندازہ کے مطابق چندرہ ملین سے زائد انسانوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا اور جو لرزہ خیز سزائیں تجویز کیں، آج بھی ان سے رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں۔

مصری کلیسا کے بطریرک تیوفیلوس نے اسکندریہ کا اسکول، کتب خانہ اور عبادت گاہوں کے مکتبات کو تہس نہس کردیا، اسی طرح رومن شہنشاہ قسطنطین نے اپنے عہد حکومت میں سینکڑوں عبادت گاہیں اور کتب خانے برباد کردیئے اور فلاسفہ کو نذر آتش کردیا۔

گوستاولیبان، پادری روبرٹ اور کاہن ابوس نے اپنی اپنی کتابوں میں لکھا ہے: "ہماری قوم (عیسائیوں) نے بیت المقدس میں مسلمانوں کا اتنا قتل عام کیا کہ ہمارے گھوڑے گھٹنوں تک خون میں ڈوب گئے، اور فوجی کمانڈر رچرڈ شیر دل نے عکہ میں ۲۷۰۰ سے زائد مسلمان قیدیوں کو قتل کردیا، فوجیوں نے قیدیوں کے بیوی بچوں کو قتل کردیا، ہماری قوم کے افراد سڑکوں اور گھروں میں چکر لگاتے تاکہ خون کی پیاس بجھائیں، بوڑھے، جوان، بچے، مرد اور عورتیں بلاتفریق ذبح کردیئے گئے، عورتوں کے پیٹ پھاڑ ڈالے گئے، یہ کھلا ہوا کھیل صرف شہر قدس ہی میں نہیں کھیلا گیا بلکہ ہر وہ شہر جہاں ہماری فوجیں پہنچیں، وہاں خون کی ہولی کھیلی گئی، صرف "معرۃ النعمان" میں ہماری فوجوں نے ایک لاکھ مسلمانوں کو قتل کیا۔" (الجمع شمارہ ۱۷۱)

صلیبیوں نے داخلہ بیت المقدس کے موقع پر فتح کے نشہ میں سرشار ہوکر مجبور مسلمانوں کے ساتھ جو سلوک کیا، اس کا ذکر ایک ذمہ دار مسیحی مورخ ان الفاظ میں کرتا ہے: "بیت المقدس میں فاتحانہ داخلہ پر صلیبی مجاہدین نے ایسا قتل عام مچایا کہ بیان کیا جاتا ہے کہ ان صلیبیوں کے گھوڑے جو مسجد عمر سوار ہوکر گئے گھٹنوں گھٹنوں خون کے چشمے میں ڈوبے ہوئے تھے، بچوں کی ٹانگیں پکڑ کر ان کو دیوار سے دے مارا گیا یا ان کو چکر دے کر فصیل سے پھینک دیا گیا، یہودی کل کے کل اپنے ہیکل (معبد) میں زندہ جلادیئے گئے۔"

دوسرے دن اس سے بڑے پیمانہ پر ان لرزہ خیز مظالم کا جان بوجھ کر اعادہ کیا گیا، ٹینکرڈ نے تین سو قیدیوں کی جان کی حفاظت کی ضمانت کی تھی، وہ چیختا چلاتا رہا اور ان سب کو باہر لاکر قتل کردیا گیا، پھر ایک زبردست قتل عام شروع ہوا، مردوں، عورتوں اور بچوں کے جسم ٹکڑے ٹکڑے اور ریزہ ریزہ کردیئے گئے ان کی لاشوں کے ٹکڑے اور کٹے ہوئے اعضا کے ڈھیر لگے تھے، بالآخر یہ سفاکانہ قتل عام اختتام کو پہنچا، شہر کی خون آلود سڑکوں کو عرب قیدیوں سے دھلوایا گیا۔" (انسائیکلو پیڈیا برٹانیکا، ۶/ ۷۹۲، مضمون (Crusades) ماخوذ از تاریخ دعوت و عزیمت، حصہ اول مولفہ مولانا سید ابوالحسن علی حسنی ندوی، ص ۲۵۳)

"امریکیوں نے ۱۱۲ ملین ریڈ انڈین افریقی باشندوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا، اور افریقہ سے لائے گئے لاکھوں سیاہ فاموں کو سمندر میں ڈال دیا گیا۔" (الجمع شمارہ ۱۷۰، ۱۷۳۳)

اسپین کے ڈاکٹر عبدالرحمن حجی نے اپنی کتاب "محاکم التفتیش الغاشمۃ و اسالیبھا" میں لکھا ہے کہ: "اسپین کے عیسائی ۳۶۵ سال تک مسلمانوں کو عیسائیت قبول کرنے پر مجبور کرتے رہے، جن لوگوں نے انکار کیا ان کو یا تو تختۂ دار پر چڑھادیا گیا یا نذر آتش کردیا گیا یا جیلوں میں ڈال دیا گیا یا پھر ملک بدر کردیا گیا اور ان کے ساتھ جانوروں سے بدتر معاملہ کیا گیا۔"

تہذیب و تمدن اور عدل و مساوات کے دعویداروں کی "روشن" تاریخ کے یہ چند نمونے ہیں، اس کے برخلاف مسلمانوں کی تاریخ غیر مسلم رعایا کے ساتھ عدل و انصاف، مساوات، عفو و درگزر، رواداری، ہمدردی اور خیر سگالی کی مثالوں سے معمور ہے۔

مذکورہ بالا تاریخی شہادتوں سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام تلوار سے نہیں، عدل و انصاف پر مبنی اپنی مثالی تعلیمات سے پھیلا، تلوار کے زور پر تو عیسائیت پھیلائی گئی ہے اور انسانیت کو امن و سکون عیسائیت سے نہیں اسلام سے ملا ہے۔ ☆☆

ڈاکٹر علی اکبر حنفی

توہین رسالت کے قانون پر وار

سانحہ گوجرہ پاکستان کی تاریخ کا ایسا اندوہناک واقعہ ہے جس کی جتنی بھی مذمت کی جائے کم ہے مگر اس کے پس پردہ محرکات وعوامل پر نظر ڈالی جائے تو یہ ایک سازش کا سراغ دیتی ہے۔ ۳۰ جولائی کو ایک نجی نشریاتی چینل کے مطابق ٹوبہ ٹیک سنگھ کے ایک نواحی گاؤں کادیریاں میں شادی کی ایک تقریب میں قرآن پاک کے اوراق اچھالنے کا واقعہ پیش آیا، جس کے بعد احتجاج کا سلسلہ شروع ہوگیا، اس مبینہ واقعہ میں ملوث شخص کو پولیس نے زیر حراست رکھنے کے بعد رہا کردیا۔ احتجاج، جلسوں اور مظاہروں کا سلسلہ شروع ہوگیا، ہڑتال کے دوران ایک پُرامن جلوس کرسچن کالونی گوجرہ سے گزر رہا تھا کہ پہلے سے موجود کچھ لوگوں نے اس پر فائرنگ شروع کردی، جس کے فوٹیج نجی ٹی وی چینلوں نے بھی دکھائے ہیں۔

اس حملے پر مظاہرین مشتعل ہوگئے اور مسیحی برادری کے کئی مکانات کو نذر آتش کردیا۔ اس دوطرفہ کارروائی میں عورتوں بچوں سمیت ۷ افراد مارے گئے، پولیس کے کئی جوان ڈی ایس پی رینک کے افسر سمیت شدید زخمی ہوئے۔ انتظامیہ نے معاملات سلجھانے کی کوشش کی لیکن ناکامی ہوئی۔ حکومت نے بھی ہلاک شدگان کی زرتلافی سے مدد کی کوشش کی ہے اور ہر بار کی طرح اس دفعہ بھی تحقیقات کا حکم دے دیا گیا ہے۔

ہمارے خیال میں اس سانحہ کی آزادانہ عدالتی تحقیقات ہونی چاہئے قرآن مجید کی بے حرمتی سے لے کر مکانات کو نذر آتش کرنے تک کی تحقیق کرنی اور مجرموں کو عدالت کے کٹہرے میں لانا چاہئے مگر ہمارے وزراء زخموں پر پھاہا رکھنے کے بجائے پاکستان اور اسلام دشمنوں کی زبان بولے رہے ہیں، ایک وزیر موصوف کہتے ہیں کہ آرٹیکل ۲۹۵-اے، ۲۹۵-بی اور ۲۹۵-سی کو ختم کیا جائے، ایک صوبائی وزیر موصوف آئین کو ہدف تنقید بناتے ہوئے آئین کے مذکورہ آرٹیکلز کی تنسیخ کا مطالبہ کررہے تھے، این جی اوز، غیر ملکی میڈیا اور مغربی ملکوں کا ہمیشہ پاکستان پر یہ دباؤ رہا ہے کہ مذکورہ آرٹیکلز کو ختم کردیا جائے جبکہ پی پی پی کے ٹکٹ پر منتخب ہونے والے اقلیتی امور کے وزیر شہباز بھٹی کہتے ہیں کہ مذکورہ قوانین میں ترمیم کی جائے، یہ قانون آخر ہے کیا؟

۲۹۵-اے میں اسلامی شعائر قرآن مجید واحادیث نبویہ کی توہین کے حوالے سے سزا کا تعین ہے۔ ۲۹۵-سی میں شان رسالت میں گستاخی کی سزا، سزائے موت مقرر ہے بعینہ جیسے انجیل مقدس کی توہین پر دنیا کے دوسرے عیسائی ملکوں میں سزا مقرر ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین پر سزائے موت دی جاتی ہے۔ برطانیہ نے سزائے موت کے قانون کو ختم کردیا ہے مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی توہین پر موت کی سزا کا قانون بدستور قائم ہے لیکن اسلامی ملکوں میں اقلیتوں کے حقوق کے حوالے سے اس طرح کے قوانین کو ختم کرنے کا مطالبہ کیا جاتا ہے، بالخصوص پاکستان جیسے ترقی پذیر اور قیادت سے خالی ملک سے، کیا اقلیتوں کے حوالے سے یہ لازم ہے کہ وہ شعائر اسلام کی توہین کریں اور ان سے باز پرس نہ ہو اور اس حوالے سے کوئی قانون ہی سرے سے موجود نہ ہو کیونکہ یہ اقلیتوں کے حقوق سے متصادم ہے!!

پاکستان میں بسنے والی اقلیتوں کو وہ حقوق حاصل ہیں جو کہ ان کے اپنے ہم مذہبی ممالک میں انہیں حاصل نہیں جبکہ دنیا کے دوسرے عیسائی ملکوں میں مسلمانوں کی کسمپرسی اور مظلومیت کا یہ عالم ہے کہ وہ اپنی عبادت گاہوں میں عبادت نہیں کرسکتے، صرف آسٹریلیا کی مثال لے لیجئے وہاں مسجد کی جگہ پر جو کہ وہاں کے رہنے والوں نے حکومت سے قانوناً حاصل کی تھی، حکومت نے مسلمانوں کو مسجد بنانے سے روک دیا اور گرجا گھر کی تعمیر کا اعلان کیا، جرمنی میں مسلم خاتون کو اسکارف پہننے کی پاداش میں گولیوں سے بھون دیا گیا، فرانس میں اعلیٰ جمہوریت کی یہ مثال ہے کہ نکولس سارکوزی نے مسلم خواتین کے اسکارف پہننے پر پابندی عائد کردی ہے اور پاکستان سے ۲۹۵-اے، ۲۹۵-سی کی تنسیخ کا مطالبہ کیا جارہا ہے تاکہ توہین قرآن ورسالت کی کھلی اجازت مل جائے۔

جن لوگوں نے اشتعال انگیز فائرنگ پر مشتعل ہوکر گھروں کو آگ لگادی وہ یقیناً مجرم ہیں انہیں انصاف وقانون کے کٹہرے میں لانا صرف حکومت نہیں بلکہ ہم سب کی ذمہ داری ہے مگر اشتعال انگیز فائرنگ جس سے پورا جلوس مشتعل ہوگیا اور اس طرح کا سانحہ پیش آیا اس پر بھی قانون کو خاموش نہیں رہنا چاہئے۔ قانون کے اجراء کا مقصد لوگوں کو تحفظ اور امن دینا ہے نہ کہ قانون ہاتھ میں لینے کے اقدام کے نتیجے میں سرے ہی سے قانون کو ختم کردیا جائے یا اس میں ایسی ترمیم کی جائے کہ اس کی روح مسخ ہوجائے۔ حکومت اپنے وزراء کو حدود وقیود کے دائرے میں رہنے کی تلقین کرے ورنہ اس سے مزید انارکی پھیلے گی اور پوری دنیا میں پاکستان کا امیج خراب ہوگا جو کہ پاکستان دشمنوں اور اسلام دشمنوں کا ایجنڈا ہے۔

(روزنامہ ''اسلام'' کراچی، ۱۸/اگست ۲۰۰۹ء)

مرزا قادیانی کے وجوہِ ارتداد

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

۴:..... غلیظ گالیاں:

۱/۱۴۸ ’’ایک شریر مکار نے جس میں سراسر یسوع کی روح تھی۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص:۵ حاشیہ، روحانی خزائن ج:۱۱ص:۲۸۹)

۲/۱۴۹ ’’ہاں آپ (یسوع مسیح) کو گالیاں دینے اور بدزبانی کی اکثر عادت تھی۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص:۵ حاشیہ، روحانی خزائن ج:۱۱ ص:۲۸۹)

۳/۱۵۰ ’’یہ بھی یاد رہے کہ آپ (یسوع مسیح) کو کسی قدر جھوٹ بولنے کی عادت بھی تھی۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص:۵ حاشیہ روحانی خزائن ج:۱۱ص:۲۸۹)

۴/۱۵۱ ’’نہایت شرم کی بات یہ ہے کہ آپ (یسوع مسیح) نے پہاڑی تعلیم کو جو انجیل کا مغز کہلاتی ہے یہودیوں کی کتاب طالمود سے چرا کر لکھا ہے اور پھر ایسا ظاہر کیا ہے کہ گویا یہ میری تعلیم ہے۔ لیکن جب سے یہ چوری پکڑی گئی عیسائی بہت شرمندہ ہیں۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص:۶ حاشیہ، روحانی خزائن ج:۱۱ ص:۲۹۰)

۵/۱۵۲ ’’اور آپ (یسوع مسیح) کے ہاتھ میں سوا مکر اور فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص:۷ حاشیہ، روحانی خزائن ج:۱۱ ص:۲۹۱)

۶/۱۵۳ ’’پھر تعجب ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے خود اخلاقی تعلیم پر عمل نہیں کیا۔‘‘ (چشمہ مسیحی ص:۱۱، روحانی خزائن ج:۲۰ ص:۳۴۶)

۷/۱۵۴ ’’خود مسیح نے بھی انجیل کی تعلیم کے موافق عمل کرکے نہیں دکھایا۔‘‘ (ملفوظات ج:۵ ص:۳۵۵)

مندرجہ بالا فقروں میں مرزا نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو جو غلیظ گالیاں دی ہیں وہ ظاہر ہیں۔

۵:..... معجزاتِ مسیح علیہ السلام کا انکار:

مرزا قادیانی نے لکھا ہے:

۱/۱۵۵ ’’اور بموجب بیان یہودیوں کے ان (یسوع مسیح) سے کوئی معجزہ نہیں ہوا محض فریب اور مکر تھا۔‘‘ (چشمہ مسیحی ص:۱۹، روحانی خزائن ج:۲۰ ص:۳۴۳)

۲/۱۵۶ ’’عیسائیوں نے بہت سے آپ کے معجزات لکھے ہیں مگر حق بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی معجزہ نہیں ہوا۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص:۶ حاشیہ روحانی خزائن ج:۱۱ ص:۲۹۰)

۳/۱۵۷ ’’مسیح کے معجزات اور پیشگوئیوں پر جس قدر اعتراض اور شکوک پیدا ہوتے ہیں میں نہیں سمجھ سکتا کہ کسی اور نبی کے خوارق یا پیش خبریوں میں کبھی ایسے شبہات پیدا ہوئے ہوں۔ کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا؟‘‘ (ازالہ اوہام طبع پنجم ص:۵، روحانی خزائن ج:۳ ص:۱۰۶)

۴/۱۵۸ ’’ممکن ہے کہ آپ (یسوع مسیح) نے معمولی تدبیر کے ساتھ کسی شب کور وغیرہ کو اچھا کیا ہو یا کسی اور ایسی بیماری کا علاج کیا ہو مگر آپ کی بدقسمتی سے اسی زمانہ میں ایک تالاب بھی موجود تھا جس سے بڑے بڑے نشان ظاہر ہوتے تھے، خیال ہو سکتا ہے کہ اس تالاب کی مٹی آپ بھی استعمال کرتے ہوں گے۔ اسی تالاب سے آپ کے معجزات کی پوری پوری حقیقت کھلتی ہے اور اسی تالاب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اگر آپ سے کوئی معجزہ بھی ظاہر ہوا ہو تو وہ معجزہ آپ کا نہیں بلکہ اس تالاب کا معجزہ ہے اور آپ کے ہاتھ میں سوا مکر اور فریب کے اور کچھ نہیں تھا۔‘‘ (ضمیمہ انجام آتھم ص:۷ حاشیہ، روحانی خزائن ج:۱۱ ص:۲۹۱)

۵/۱۵۹ ’’مسیح کے معجزات تو اس تالاب کی وجہ سے بے رونق اور بے قدر تھے جو مسیح کی ولادت سے بھی پہلے مظہر عجائبات تھا جس میں ہر قسم کے بیمار اور تمام مجذوم، مفلوج، مبروص وغیرہ ایک ہی غوطہ مار کر اچھے ہو جاتے تھے۔‘‘ (ازالہ اوہام طبع پنجم ص:۱۳۳ حاشیہ، روحانی خزائن ج:۳ ص:۲۶۳)

۶/۱۶۰ ’’یہ بھی ممکن ہے کہ مسیح ایسے کام کے لئے اس تالاب کی مٹی لاتا تھا جس میں روح القدس کی تاثیر رکھی گئی تھی۔

WWW.KHATM-E-NUBUWWAT.COM
WWW.LAHORE.INFO

بہر حال یہ معجزہ (پرندے بنا کر اڑانے کا) صرف ایک کھیل کی قسم میں سے تھا۔“ (ازالہ اوہام ص:۱۳۵ حاشیہ، روحانی خزائن ج:۳ ص:۲۶۳)

۶:.....حضرت مسیح کی پیشگوئیاں غلط:

۱۹۱/۱۔ ”ہائے کس کے آگے یہ ماتم لے جائیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تین پیشگوئیاں صاف طور پر جھوٹی نکلیں۔“ (اعجاز احمدی ص:۱۴، روحانی خزائن ج:۱۹ ص:۱۲۱)

۱۹۲/۲۔ ”یہود تو حضرت عیسیٰ (علیہ السلام) کے معاملے میں اور ان کی پیشگوئیوں کے بارے میں ایسے قوی اعتراض رکھتے ہیں کہ ہم بھی ان کا جواب دینے میں حیران ہیں۔ بغیر اس کے کہ کہہ دیں کہ ضرور عیسیٰ نبی ہے کیونکہ قرآن نے اس کو نبی قرار دیا ہے۔“ (اعجاز احمدی ص:۱۳، روحانی خزائن ج:۱۹ ص:۱۲۰)

۱۹۳/۳۔ ”کیا تالاب کا قصہ مسیحی معجزات کی رونق دور نہیں کرتا؟ اور پیشگوئیوں کا حال اس سے بھی زیادہ تر ابتر ہے۔ کیا یہ بھی کچھ پیشگوئیاں ہیں کہ زلزلے آئیں گے، مری پڑے گی، لڑائیاں ہوں گی، قحط پڑیں گے اور اس سے زیادہ قابل افسوس یہ امر ہے کہ جس قدر حضرت مسیح کی پیشگوئیاں غلط نکلیں، اس قدر صحیح نکل نہیں سکیں۔“ (ازالہ اوہام طبع چہارم ص:۵، روحانی خزائن ج:۳ ص:۱۰۶)

۱۹۴/۴۔ ”اس درماندہ انسان کی پیشگوئیاں کیا تھیں۔ صرف یہی کہ زلزلے آئیں گے، قحط پڑیں گے۔ لڑائیاں ہوں گی... پس اس نادان اسرائیلی نے ان معمولی باتوں کا پیشگوئی کیوں نام رکھا۔“ (ضمیمہ انجام آتھم ص:۴ حاشیہ، روحانی خزائن ج:۱۱ ص:۲۸۸)

۱۹۵/۵۔ ”جو اس یہودی فاضل نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیشگوئیوں پر اعتراض کئے ہیں وہ نہایت سخت اعتراض ہیں بلکہ وہ ایسے سخت ہیں کہ ان کا تو ہمیں بھی جواب نہیں آتا۔“ (اعجاز احمدی ص:۵، روحانی خزائن ج:۱۹ ص:۱۱۱)

۱۹۶/۶۔ ”پس صرف مسیح کا وجود ہی اس قسم کا ہے۔ کہ جس کا دوست بھی جہنم میں اور دشمن بھی جہنم میں۔ اس قسم کا ابتلاء کسی اور نبی کے وجود کے ساتھ نہیں ہے۔“ (ملفوظات ج:۷ ص:۲۳۶)

۱۹۷/۷۔ ”ہماری تو یہ بھی سمجھ میں نہیں آتا کہ یہ لوگ اس عیسیٰ کو اتار کر کریں گے کیا؟ آخر ان کے قویٰ تو وہی ہوں گے جو پہلے تھے۔ پہلے کیا کیا تھا، جو اب کریں گے؟ ایک ذلیل سی معدودے چند ایک قوم تھی، ان کی اصلاح بھی نہ ہوئی۔“ (ملفوظات ج:۵ ص:۲۸۲)

۷:.....حضرت عیسیٰ کی نبوت تباہ کن فتنہ:

۱۹۸/۱۔ ”وہ (مسیح) ایک خاص قوم کے لئے آیا اور افسوس کہ اس کی ذات سے دنیا کو کوئی بھی روحانی فائدہ پہنچ نہ سکا۔ ایک ایسی نبوت کا نمونہ دنیا میں چھوڑ گیا جس کا ضرر اس کے فائدے سے زیادہ ثابت ہوا۔ اور اس کے آنے سے ابتلاء اور فتنہ بڑھ گیا۔“ (اتمام الحجۃ لاہوری ایڈیشن ص:۳۲، روحانی خزائن ج:۸ ص:۳۰۸)

۱۹۹/۲۔ ”ایک دفعہ حضرت عیسیٰ مسیح زمین پر آئے تھے تو اس کا نتیجہ یہ ہوا تھا کہ کئی کروڑ مشرک دنیا میں ہو گئے۔ دوبارہ آ کر وہ کیا بنائیں گے کہ لوگ ان کے آنے کے خواہشمند ہیں۔“ (اخبار بدر ج:۶ ص:۱۹ (قادیانی) ۹ مئی ۱۹۰۷ء)

۲۰۰/۳۔ ”جو شخص کشمیر سرینگر محلہ خانیار میں مدفون ہے اس کو ناحق آسمان پر بٹھایا گیا۔ کس قدر ظلم ہے۔ خدا تو بہ پابندی اپنے وعدوں کے ہر چیز پر قادر ہے۔ لیکن ایسے شخص کو کسی طرح دوبارہ دنیا میں نہیں لا سکتا جس کے پہلے فتنے نے ہی دنیا کو تباہ کر دیا ہے۔“ (دافع البلاء ص:۱۹، روحانی خزائن ج:۱۸ ص:۲۳۵)

بحث کا دوسرا نکتہ:

حضرت مسیح کی پیدائش بن باپ!

اہل اسلام کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کنواری مریم کے بطن سے بن باپ ہوئی، چنانچہ قرآن کریم میں حضرت مسیح کی پیدائش کا واقعہ پوری تفصیل کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے:

الف:..... ”وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ اِذِ انْتَبَذَتْ مِنْ اَهْلِهَا مَكَانًا شَرْقِيًّا. فَاتَّخَذَتْ مِنْ دُوْنِهِمْ حِجَابًا فَاَرْسَلْنَا اِلَيْهَا رُوْحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا. قَالَتْ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا. قَالَ اِنَّمَا اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا. قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا. قَالَ كَذٰلِكِ قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَلِنَجْعَلَهٗ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا. فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا. فَاَجَآءَهَا الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا. فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِيْ قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا.

www.khatm-e-nubuwwat.com www.lackakhatm.info

وَهُزِّيْ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا. فَكُلِيْ وَاشْرَبِيْ وَقَرِّيْ عَيْنًا فَاِمَّا تَرَيِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا فَقُوْلِيْٓ اِنِّيْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْيَوْمَ اِنْسِيًّا. فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ قَالُوْا يٰمَرْيَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا. يٰٓاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا. فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا. قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا" (مریم:۱۶تا۳۰)

ترجمہ:...... "اور آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کتاب میں مریم کا ذکر بھی کیجئے۔ جب کہ وہ اپنے گھر والوں سے علیحدہ (ہوکر) ایک ایسے مکان میں جو شرق کی جانب میں تھا، غسل کے لئے) گئیں پھر ان (گھر والے) لوگوں کے سامنے انہوں نے پردہ ڈال دیا پس (اس حالت میں) ہم نے ان کے پاس اپنے فرشتہ جبرائیل کو بھیجا اور وہ ان کے سامنے ایک پورا آدمی بن کر ظاہر ہوا۔ کہنے لگی کہ میں تجھ سے (اپنے خدائے) رحمن کی پناہ مانگتی ہوں اگر تو کچھ خدا ترس ہے (تو یہاں سے ہٹ جاوے گا) فرشتہ نے کہا کہ میں تمہارے رب کا بھیجا ہوا (فرشتہ) ہوں تا کہ تم کو ایک پاکیزہ لڑکا دوں۔ وہ (تعجباً) کہنے لگیں کہ (بھلا) میرے لڑکا کس طرح ہوجاوے گا، حالانکہ مجھ کو کسی بشر نے ہاتھ تک نہیں لگایا اور نہ میں بدکار ہوں۔ فرشتہ نے کہا یوں ہی اولاد ہوجاوے گی۔ تمہارے رب نے ارشاد فرمایا ہے کہ یہ بات مجھ کو آسان ہے اور اس طور پر اس لئے پیدا کریں گے تاکہ ہم اس فرزند کو لوگوں کے لئے ایک نشانی (قدرت کی) بناویں اور باعث رحمت بناویں اور یہ ایک طے شدہ بات ہے (جو ضرور ہوگی) پھر ان کے پیٹ میں لڑکا رہ گیا، پھر اس حمل کو لئے ہوئے (اپنے گھر سے) کسی دور جگہ چلی گئیں۔ دردزہ کے مارے کھجور کے درخت کی طرف آئیں۔ کہنے لگیں اے کاش! میں اس (حالت) سے پہلے ہی مرگئی ہوتی۔ اور ایسی نیست و نابود ہوجاتی کہ کسی کو یاد بھی نہ رہتی۔ پھر جبرئیل نے ان کے (اس) پائیں (مکان) سے پکارا کہ تم مغموم مت ہو، تمہارے رب نے تمہارے پائیں میں سے ایک نہر پیدا کردی ہے اور اس کھجور کے تنا کو (پکڑ کر) اپنی طرف کو ہلاؤ، اس سے تم پر ثمرات تر و تازہ جھڑیں گے۔ پھر (اس پھل کو) کھاؤ اور (وہ پانی) پیو اور آنکھیں ٹھنڈی کرو۔ پھر اگر تم آدمیوں میں سے کسی کو بھی (اعتراض کرتا) دیکھو تو کہہ دینا کہ میں نے اللہ کے واسطے روزے کی منت مان رکھی ہے سو آج میں کسی آدمی سے نہیں بولوں گی۔ پھر وہ ان کو گود میں لئے ہوئے اپنی قوم کے پاس آئیں۔ لوگوں نے کہا اے مریم! تم نے بڑے غضب کا کام کیا، اے ہارون کی بہن! تمہارے باپ کوئی برے آدمی نہ تھے اور نہ تمہاری ماں بدکار تھیں۔ پس مریم نے بچے کی طرف اشارہ کردیا۔ وہ لوگ کہنے لگے کہ بھلا ہم ایسے شخص سے کیونکر باتیں کریں جو ابھی گود میں بچہ ہی ہے۔ وہ بچہ (خود ہی) بول اٹھا میں اللہ کا (خاص) بندہ ہوں۔"

ب:...... "وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ. يٰمَرْيَمُ اقْنُتِيْ لِرَبِّكِ وَاسْجُدِيْ وَارْكَعِيْ مَعَ الرّٰكِعِيْنَ. ذٰلِكَ مِنْ اَنْبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ يَخْتَصِمُوْنَ. اِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِّنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيْحُ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيْهًا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ. وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَّمِنَ الصّٰلِحِيْنَ. قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ قَالَ كَذٰلِكِ اللّٰهُ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ اِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ." (آل عمران:۴۲تا۴۷)

ترجمہ:...... "اس وقت کو یاد کرو جب کہ فرشتوں نے (یہ بھی) کہا اے مریم (علیہا السلام) بے شک اللہ تعالیٰ تم کو بشارت دیتے ہیں ایک کلمہ کی جو منجانب اللہ ہوگا۔ اس کا نام (و لقب) مسیح عیسیٰ بن مریم ہوگا۔ باآبرو ہوں گے دنیا میں اور آخرت میں اور منجملہ مقربین کے ہوں گے، اور آدمیوں سے کلام کریں گے گہوارہ میں اور بڑی عمر میں اور شائستہ لوگوں میں سے ہوں گے۔ حضرت مریم (علیہا السلام) بولیں اے میرے پروردگار! کس طرح ہوگا میرے بچہ حالانکہ مجھ کو کسی بشر نے ہاتھ نہیں لگایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ویسے ہی (بلا مرد کے) ہوگا۔ (کیونکہ) اللہ تعالیٰ جو چاہیں پیدا کردیتے ہیں۔ جب کسی چیز کو پورا کرنا چاہتے ہیں تو اس کو کہہ دیتے ہیں کہ ہوجا، پس وہ چیز ہوجاتی ہے۔" (ترجمہ حضرت مولانا اشرف علی تھانوی)

(جاری ہے)

مولانا قاری سعید الرحمٰن بھی چل بسے

مولانا قاری سعید الرحمٰن مہتمم جامعہ اسلامیہ صدر راولپنڈی بھی داغ مفارقت دے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالرحمٰن کامل پوریؒ کے فرزند ارجمند تھے، جو حضرت تھانویؒ کے اجل خلفاء میں سے تھے۔ انہیں مفتی اعظم اسلام حضرت مولانا مفتی محمود، شیخ الاسلام حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ کے معتمد خاص ہونے کا شرف حاصل رہا۔ مذکورۃ الصدر بزرگوں میں سے ایک سیاست کے اسرار و رموز کے بادشاہ اور دوسرے علم و عمل کے فرماں روا تھے۔ قاری صاحب کی تربیت ان بزرگان دین نے فرمائی۔ دونوں کی میزبانی اور جوتیاں سیدھی کرنے کا شرف انہیں حاصل رہا۔

۱۹۷۴ء، ۱۹۸۴ء کی تحریک ہائے ختم نبوت میں مقامی سطح پر قائدانہ کردار ادا کیا۔ پرویز مشرف کے منحوس دور میں جب پاسپورٹ سے مذہب کا خانہ ختم کیا گیا تو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے تمام جماعتوں کو ساتھ لے کر مذہب کے خانہ کی بحالی کے لئے تحریک شروع کی، تو مرحوم تحریک میں پروانہ وار شریک ہوئے۔ مجلس عمل تحفظ ختم نبوت نے اسلام آباد میں لانگ مارچ کا اعلان کیا تو اسلام آباد و راولپنڈی کی جمعیت اہل سنت نے مرحوم کی قیادت و امارت میں لانگ مارچ کے شرکاء کو کنٹرول کرنے کے لئے ڈیوٹی سرانجام دی، اور عظیم الشان لانگ مارچ نے پرویز کی حکومت کو گھٹنے ٹیکنے پر مجبور کر دیا اور حکومت نے مذہب کے خانہ کی بحالی کا اعلان کر دیا۔ سیاسی طور پر جمعیت علماء اسلام سے متعلق رہے۔ حضرت مفتی صاحب کے دور میں ان کے نائبین میں سے تھے۔

جنرل ضیاء الحق مرحوم نے جب مارشل لاء کے دور میں مجلس شوریٰ بنائی تو انہیں مجلس شوریٰ میں لے لیا گیا۔ آئی جے آئی کے دور میں اٹک سے صوبائی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے تو صوبائی وزیر اوقاف و مذہبی امور رہے۔

بعد ازاں بھی ایم ایم اے کے ٹکٹ پر الیکشن میں حصہ لیا۔ بہر حال سیاسی و مذہبی دونوں اعتبار سے بھرپور زندگی گزاری۔

اسلام آباد و راولپنڈی کی سطح پر جمعیت اہل سنت قائم ہوئی تو اس کی صدارت بھی ان کے پاس تھی۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

پرویز مشرف کے دور اقتدار میں جب لال مسجد اور جامعہ حفصہ پر حکومت نے دھاوا بولا تو مقامی علماء کرام نے اپنی بساط کے مطابق آپریشن رکوانے میں کوئی کسر نہ اٹھا رکھی، لیکن جامعہ حفصہ کی تباہی کا فیصلہ چونکہ امریکہ کی طرف سے تھا اور پرویز مشرف امریکہ کے ایجنٹ کا کردار ادا کر رہے تھے۔ ایم ایم اے، جمعیت علماء اسلام، جمعیت اہل سنت، وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی تمام تر کوششوں کے باوجود جامعہ حفصہ کی ہزاروں بچیوں سمیت اینٹ سے اینٹ بجادی گئی۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی طرف سے ۳۰ مئی کو راولپنڈی میں عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کا اعلان کیا گیا تو اس دوران معلوم ہوا کہ مرحوم ہسپتال میں انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں زیر علاج ہیں۔

۱۹ جولائی کو عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسلام آباد کے مبلغ مولانا محمد طیب نے فون پر اطلاع دی کہ موصوف انتقال فرما گئے۔ بندہ دیہاتی علاقہ میں ہونے کی وجہ سے جنازہ میں شریک نہ ہو سکا۔ مجلس اسلام آباد، راولپنڈی کی پوری قیادت اور لاہور سے مجلس کے مبلغ مولانا عزیز الرحمٰن ثانی نے جنازہ میں شرکت کی اور انہیں ان کے آبائی علاقہ بہبودی اٹک میں سپرد خاک کر دیا گیا۔ اللہ تعالیٰ انہیں کروٹ کروٹ جنت الفردوس نصیب فرمائیں۔ ان کے فرزند ارجمند قاری عتیق الرحمٰن کو ان کا جانشین بنایا گیا اور جامعہ اسلامیہ صدر کا اہتمام بھی انہیں کے سپرد کیا گیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ قاری عتیق الرحمٰن کو اپنے والد اور چچا (مفتی احمد الرحمٰن کراچی) اور دادا مولانا عبدالرحمٰن کامل پوری کا صحیح جانشین بنائے۔ آمین ثم آمین۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی راہنماؤں خواجہ خواجگان حضرت اقدس مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم، حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر، مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اکرم طوفانی، مولانا سعید احمد جلال پوری، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے ایک مشترکہ بیان میں ان کی مغفرت اور پسماندگان سے صبر جمیل کی دعا کی۔

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ راولپنڈی میں

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ مولانا قاری سعید الرحمٰن کی تعزیت کے لئے راولپنڈی میں تشریف لے گئے اور مقامی مبلغین اور رفقاء سمیت قاری صاحب کے پسماندگان سے ملاقات کی اور مرحوم کی مغفرت اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا کی۔

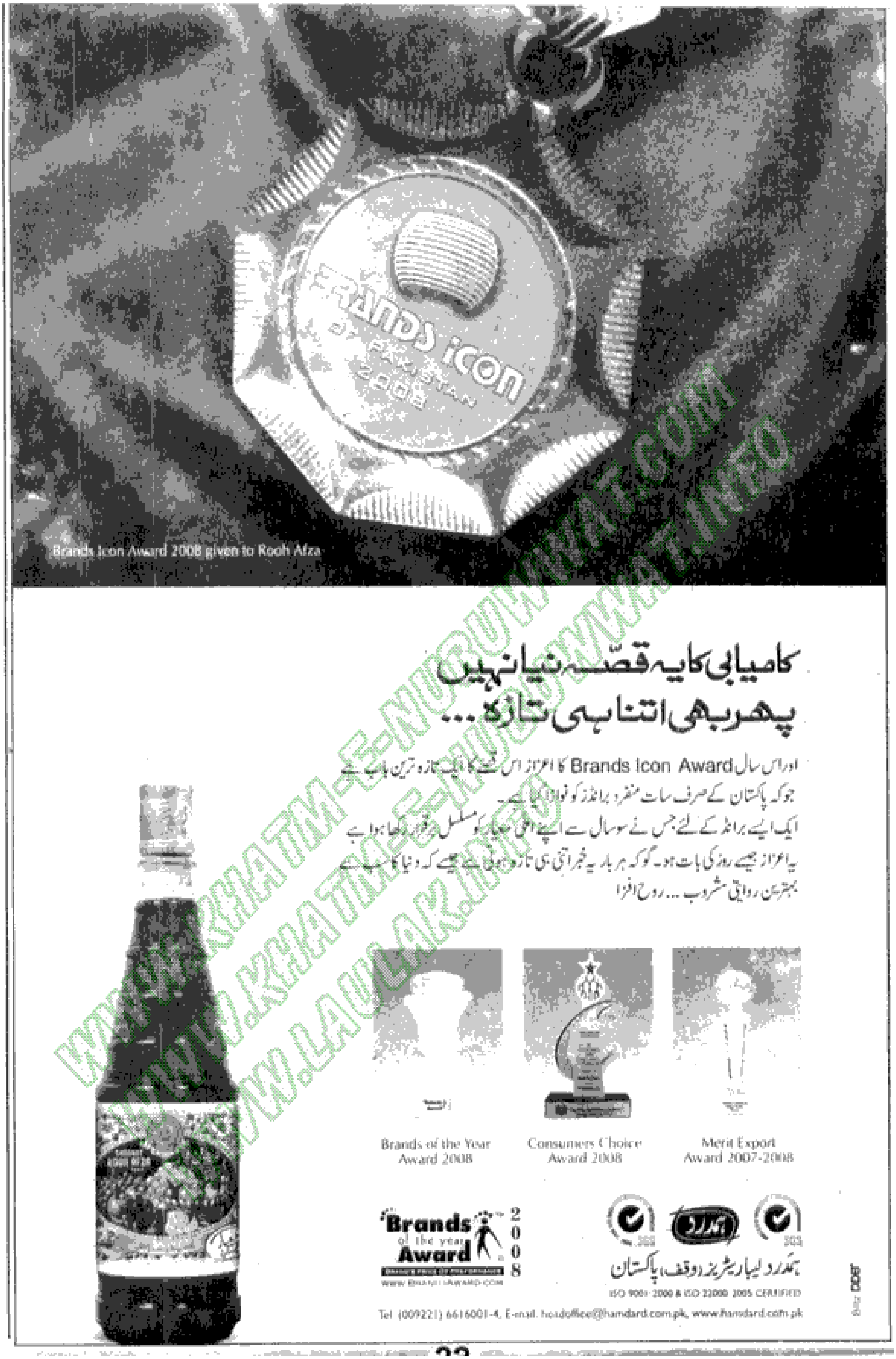
Brands Icon Award 2008 given to Rooh Afza
کامیابی کا یہ قصّہ نیا نہیں
پھر بھی اتنا ہی تازہ...
اور اس سال Brands Icon Award کا اعزاز اس قصے کا ایک تازہ ترین باب ہے
جو کہ پاکستان کے صرف سات منفرد برانڈز کو نوازا گیا ہے۔
ایک ایسے برانڈ کے لئے جس نے سو سال سے اپنے اعلیٰ معیار کو مسلسل برقرار رکھا ہوا ہے
یہ اعزاز جیسے روز کی بات ہو۔ گو کہ ہر بار یہ خبر اتنی ہی تازہ ہوتی ہے جیسے کہ دنیا کا سب سے
بہترین روایتی مشروب ... روح افزا
Brands of the Year Award 2008
Consumers Choice Award 2008
Merit Export Award 2007-2008
Brands of the year Award 2008
ہمدرد لیبارٹریز (وقف) پاکستان
ISO 9001: 2000 & ISO 22000: 2005 CERTIFIED
Tel: (009221) 6616001-4, E-mail: headoffice@hamdard.com.pk, www.hamdard.com.pk

رپورٹ: عبدالرؤف نفیسی

مجلس کے ضلعی امیر کی

بیٹی اور دو نواسوں کا لرزہ خیز قتل

۳۰/ جولائی کی سہ پہر ضلع میانوالی کی تحصیل پپلاں میں سناٹا چھایا ہوا تھا، کون جانتا تھا کہ آج کا دن ڈاکٹر دین محمد فریدی (ضلعی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بھکر) کے داماد عبدالوحید کے لئے قیامت بن کر طلوع ہوگا۔ عبدالوحید اپنی جواں سال بیوی نسرین، ۱۲ سالہ بیٹے محمد آصف، ۹ سالہ بیٹے حماد اور شیرخوار سعد جس کی عمر ۸ ماہ تھی کو گھر میں اکیلا چھوڑ کر فیصل آباد کپڑے کی خریداری کے لئے گیا، دن کے ایک بجے عبدالوحید نے اپنے گھر فون کیا اور خیریت معلوم کی تو سب خیریت تھی... اپنے گھر والوں سے مطمئن ہو کر اپنی کاروباری مصروفیات میں جت گیا...

عبدالوحید کے نو تعمیر شدہ تقریباً ۷ مرلہ مکان میں بیٹھک سمیت ۵ کمرے اور ایک کچن ہے، ایک مین گیٹ گلی میں جبکہ دوسری گلی میں بیٹھک کا دروازہ کھلتا ہے اور یہ مکان پپلاں شہر کے محلہ قاضیاں والا میں ریلوے لائن کے قریب مسجد محمدیہ، مدرسہ غوثیہ للبنات کے سامنے گلی میں واقع ہے، یہ گنجان آباد محلہ ہے۔

وقوعہ کے روز اس کے مکان کی بائیں طرف ایک مکان میں معمار تعمیراتی کام کر رہے تھے اور محلے میں سے عورتوں کا اکثر ان کے گھر پانی، برف وغیرہ کے سلسلہ میں آنا جانا بھی تھا، کیونکہ دین محمد فریدی کی بیٹی ایک ملنسار، بااخلاق خاتون تھی، جس کے پڑوسیوں سے خوشگوار تعلقات تھے... ۳۰/ جولائی دن ۴ بجے سے ۸ بجے کے دوران اس گھر میں قیامت برپا ہوئی، جس کے نتیجہ میں ماں، اپنے دو بیٹوں محمد آصف اور حماد کے ساتھ ذبح کر دی گئی اور گھر کے حالات و مشاہدات سے اندازہ ہوتا ہے کہ قاتل مین گیٹ سے داخل ہوئے اور انہوں نے پہلے ماں بیٹوں کو کچن میں بند کر دیا اور گھر کی تلاشی لی مگر انہیں گھر سے خاطر خواہ رقم یا زیور ہاتھ نہ آیا تو انہوں نے چابیاں مانگی یا مال و زر دریافت کرنے کے لئے پوچھا اور تشدد کا نشانہ بنایا، تیز دھار آلے سے تینوں کی گردنیں اور بازو کاٹ دیئے، حیرت ناک پہلو یہ ہے کہ گنجان آباد محلہ میں دن دیہاڑے ہونے والی واردات اتنی خاموشی سے ہوگی اور مرنے والوں کی چیخ و پکار سنائی دی، کیا یہ تصور کیا جا سکتا ہے کہ ماں نے اپنے سامنے اپنے بیٹوں کو خاموشی سے ذبح ہوتے دیکھا ہوگا؟ اہل محلہ کہاں تھے؟ خدا کی شان کہ تیسرا بیٹا سعد عمر ۸ ماہ، خون میں لت پت، بے ہوش پڑا ہوا تھا جسے خدا نے بچا لیا اور پھر قاتل اپنے خون آلود کپڑے، اوزار، آلۂ قتل کو واش روم میں دھوتے بھی رہے کہ واش روم میں خون کے نشانات تھے، واردات کے بعد وہ سکون سے بیٹھک کے دروازہ کی طرف سے نکل گئے، کھوجی کتے منگوائے گئے تو وہ اس راستہ سے جا کر ریلوے کے ساتھ گراؤنڈ میں بیٹھ جاتے ہیں اندازہ ہوتا ہے کہ قاتل کسی گاڑی پر آئے جو وہاں کھڑی رہی۔

اس اندوہناک قتل کے سوگ میں تاجروں نے ہڑتال بھی کی، انجمن تاجران کے صدر سید نصیر شاہ نے اپنی مکمل حمایت کا یقین دلایا مگر حتیٰ ناظم پپلاں اور تحصیل ناظم نے غم کے ماروں کا حال نہ پوچھا... پولیس نے روایتی انداز میں پوچھا کہ بتائیں جناب کس پر شک ہے؟ کن کو پکڑیں؟... اگر کسی وڈیرے یا وزیر مشیر کا کتا بھی مر جائے تو ہماری حاضر دماغ پنجاب پولیس شک کی بنیاد پر پورے محلے کے بالغ مردوں کو پکڑ لیتی۔ مگر ٹرینڈ بن چکا ہے کہ بڑے سے بڑا ظلم بھی ظلم نظر نہیں آتا جب تک خادم اعلیٰ یا چیف جسٹس خود نوٹس نہ لیں اور رپورٹ طلب نہ کریں، اس طرح کے نہ جانے کتنے قتل فائلوں میں دفن ہو گئے اور انصاف کے طالب عدالتوں اور تھانوں کے چکر کاٹ کاٹ کر چکرا گئے ہوں گے جن کی رپورٹ وزیر اعلیٰ نے نہ لی ہوگی، عبدالوحید کے بھتیجے نے بتایا کہ چچا نے شام ۵ بجے گھر رابطہ کیا تو کوئی جواب نہ ملا، فون اٹینڈ نہ ہوا تو چچا نے رات تقریباً ساڑھے سات بجے مجھے فون کیا کہ میرے گھر جا کر اطلاع کرو کہ فون اٹھائیں، بھتیجے نے جا کر دیکھا تو مین گیٹ بند تھا اور بیٹھک کا دروازہ کھلا تھا، جب اندر گیا تو خون کچن سے نکل کر برآمدے تک آ چکا تھا برآمدے میں پڑا ہوا ننھا سعد خون میں لت پت بھوکا پیاسا خوفزدہ بے ہوش پڑا تھا، عبدالوحید کے بھتیجے کی ایک ہی چیخ پر پورا محلہ اکٹھا ہو گیا، سوال یہ ہے کہ قاتلوں کے ظلم کے وقت مقتولین کی چیخ و پکار اہل محلہ نے کیوں نہ سنی؟ یا [illegible] بولی چلنے والے انتہائی بااثر یا جنونی قاتل تو نہیں، جنہوں نے اہل محلہ کو خاموش کرا دیا، اس کا جواب قانون نافذ کرنے والے اداروں کے افسران اور خادم اعلیٰ کے ذمہ قرض ہے اور ان درندہ صفت قاتلوں کو گرفتار کر کے قرار واقعی سزا دینا واجب ہے۔

☆☆ ...... ☆☆

خبروں پہ ایک نظر

تمام مسلمان دینی حمیت کا ثبوت دیتے ہوئے قادیانی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں

پاکپتن (رپورٹ: قاری عبدالمجید جلال پوری) اہالیان پاکپتن اور کارکنان ختم نبوت کی دیرینہ خواہش و دعوت پر گزشتہ دنوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی پانچ روزہ دورے پر پاکپتن تشریف لائے۔ جہاں انہوں نے جامع مسجد مدنی کوٹ فرید، مدرسہ حنفیہ فریدیہ، جامع مسجد نمرہ گرین ٹاؤن، جامع مسجد ریاض ٹاؤن، جامع مسجد فردوس اسلام کالونی، جامع مسجد و مدرسہ خیر العلوم اور مدرسہ عثمانیہ فریدیہ چن پیر میں تبلیغی و اصلاحی، جماعتی اور طلباء کے اجتماعات سے خطاب کیا۔ مختلف مساجد و مدارس میں منعقدہ دروس ختم نبوت کی تقریبات سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ قادیانی مجلّاورسائل اسلام اور امت مسلمہ کے خلاف شعلہ افشانیاں کررہے ہیں۔ شیزان اور دیگر قادیانی کمپنیوں کے مالکان اپنی تمام پروڈکٹس کی کمائی اور مارجن (بچت) سے تحریف شدہ قرآن کی اشاعت اور توہین انبیاء کرام پر مبنی لٹریچر شائع کرکے سادہ لوح مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکا زنی کررہے ہیں۔ ہم قادیانی مشروبات و مصنوعات استعمال کرکے کم از کم قادیانیوں کے اس کفریہ فعل میں شراکت تو نہ کریں، تمام مسلمان دینی حمیت کا ثبوت دیتے ہوئے خود بھی قادیانی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں اور بے خبر مسلمانوں کو آگاہ کرکے انہیں بھی مرزائی مصنوعات کے بائیکاٹ پر آمادہ کریں۔ ان اجتماعات کے موقع پر پاکپتن کے نامور علماء کرام اور کارکنان ختم نبوت سے فتنہ قادیانیت کے متعلق حالات حاضرہ کے موضوع پر بھی سیر حاصل گفتگو ہوئی۔ دریں اثناء مولانا عبدالحکیم نعمانی نے مدرسہ عربیہ فاروقیہ عارف والا میں جمعۃ المبارک کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے قادیانی سرگرمیوں پر گہری تشویش کا اظہار کیا اور ضلعی و مقامی انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ چک ۹۳۔ای بی، چک شہزادیاں والا اور اڈا رکنشاہ میں ظفراللہ قادیانی کی زندقہ وارتداد پر مبنی غیر قانونی تبلیغی سرگرمیوں کو روکا جائے اور قانون شکنی کے مرتکب قادیانی ملزمان کے خلاف مقدمات درج کئے جائیں۔ بعدازاں مولانا عبدالحکیم نعمانی نے چک کا تبلیغی دورہ کیا، وہاں پر مدرسہ تعلیم القرآن جامع مسجد عثمانیہ لاری اڈا، مدرسہ تعلیم الاسلام اور مرکزی جامع مسجد میں عوام الناس سے عقیدۂ ختم نبوت، حیات عیسیٰ علیہ السلام، عقیدہ ظہور مہدی علیہ الرضوان کے موضوعات پر ایمان پرور، ولولہ انگیز بیانات ہوئے اور چک ۴۲۔ای/بی میں قادیانی ارتدادی سرگرمیوں پر بھی سخت تشویش کا اظہار کیا علاوہ ازیں متعدد مساجد میں خطاب کرتے ہوئے انہوں نے چک سردول میں تجوار ڈوگر قادیانی اور محمد علی ڈوگر قادیانی کی کفریہ وارتدادی شرانگیزیوں کے خلاف شدید احتجاج کیا اور پولیس انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ تجوار اور محمد علی قادیانی کے خلاف ۲۹۸۔سی کے تحت مقدمات درج کئے جائیں پانچ روزہ تبلیغی دورہ سے فارغ ہوکر مولانا عبدالحکیم نعمانی ساہیوال تشریف لے گئے۔

مولانا شجاع آبادی ضلع راولپنڈی کے دورہ پر

ٹیکسلا (عبدالہادی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامعہ خاتم النبیین میں تین روزہ رد قادیانیت کورس کا آغاز ۳۰/ جون بعد نماز عصر ہوا، جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی نے مرزا غلام احمد قادیانی کے کردار و کریکٹر پر لیکچر دیا۔ نیز مولانا نے اپنے بیان کے آغاز میں پندرہ اوصاف نبوت بیان کئے اور مرزا سے تقابلی جائزہ لیا، تو مرزا قادیانی میں ایک وصف بھی نہ پایا گیا، دوسرا لیکچر بعد نماز مغرب ہوا، جس میں مرزا غلام احمد قادیانی کے جھوٹ، جھوٹی پیشینگوئیاں اور کردار و کریکٹر پر روشنی ڈالی۔

یکم جولائی بعد نماز عصر مسئلہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت پر درس دیا، جبکہ بعد نماز مغرب مسئلہ ختم نبوت کے خلاف قادیانیوں کے شکوک وشبہات کے جواب دیئے۔

۲/ جولائی بعد نماز عصر حیات مسیح علیہ السلام کے عنوان پر اور بعد نماز مغرب حیات مسیح علیہ السلام کے خلاف قادیانیوں کے متدلات اور ان کے جوابات دیئے، نیز ۲/ جولائی کو بعد نماز مغرب ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی، جس کی صدارت خواجہ خواجگان حضرت اقدس مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم کے خلیفہ مجاز مولانا عبدالغفور نے کی، اور فیصل آباد کے مشہور عوامی خطیب قاری شبیر احمد عثمانی نے خطاب کیا اور اسٹیج سیکریٹری کے فرائض قاری محمد زکریا نے سر انجام دیئے اور مفتی شبیر احمد، مولانا عبدالغفور اور مولانا شجاع آبادی نے ۲۵۰ شرکاء کورس کو اسناد تقسیم کیں۔

۳/ جولائی خطبہ جمعہ مرکزی جامع مسجد لالہ رخ واہ کینٹ میں دیا اور پروانہ ختم نبوت مولانا محمد اسحاق کی عیادت کی۔ انہوں نے مولانا شجاع آبادی کی تشریف آوری کا خیر مقدم کیا اور فرمائش کی کہ وقتاً فوقتاً تشریف لاکر بیان کریں۔

۵/ جولائی دارالعلوم زکریا ترنول راولپنڈی کے سالانہ جلسہ ختم بخاری میں حضرت مولانا پیر عزیز الرحمن ہزاروی مدظلہ کی دعوت، امیر مجلس راولپنڈی قاضی مشتاق الرحمن، مبلغین مولانا محمد طیب، مولانا زاہد وسیم، ختم نبوت خط و کتابت کورس کے انچارج جناب خالد مبین کی معیت میں شرکت کی۔

تحفظ مدارس کنونشن لیہ

لیہ (رپورٹ: عبدالرؤف نفیسی) مدارس عربیہ دین اسلام کی اشاعت اور بقا کا ذریعہ ہیں اور مدارس عربیہ کا انتظام چلانے والے علماء کرام اور حفاظ جن کے بارے رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے فرامین: ''انبیاء کے وارث علماء ہیں' اور تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔'' واضح طور پر موجود ہیں۔ عالمی حالات نے پاکستان کے دینی طبقہ کو بالعموم اور مدارس عربیہ کو بالخصوص متاثر کیا اور عالمی دہشت گردی سے نمٹنے والے عالمی غنڈوں نے دہشت گردی کی جو تعریف کی اس کے زمرے میں تمام دینی جماعتیں، دین پسند قوتیں اور مدارس کو مورد الزام ٹھہرایا گیا خاص طور پر قابل ذکر ہیں اور پھر ایک پروپیگنڈا کے ذریعہ کہا گیا کہ مدارس میں جو تعلیم دی جاتی ہے ایک طرح سے یہ دہشت گردی کی طرف مائل کرنے کا ذریعہ ہے اور پھر یہ طے کرلیا گیا کہ واقعی مدارس عربیہ ہی دنیا بھر میں بالخصوص پاکستان میں حالات کی خرابی کے ذمہ دار ہیں، لال مسجد کے واقعہ نے اس تصور کو تقویت دی اور پھر سوات، مالاکنڈ، وزیرستان کے آپریشن اور اس کے ردعمل سے ملکی حالات کی خرابی سے تمام تر ذمہ داری ایک بار پھر مدارس پر ڈال دی گئی، اس ضمن میں جنوبی پنجاب کو نشانہ پر رکھ لیا گیا شادن لنڈ اور میاں چنوں کے واقعات کو ایک منظم سازش کے تحت مدارس کی طرف منسوب کرنے کی کوشش کی گئی۔ وفاق المدارس، پاکستان میں مدارس عربیہ کا نمائندہ ادارہ ہے جس کی قیادت شیخ الحدیث حضرت مولانا سلیم اللہ خان مدظلہ اور وکیل مدارس عربیہ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری کررہے ہیں اور انہوں نے ہر محاذ پر مدارس کا دفاع سینہ سپر ہوکر کیا اور ان کی دلیرانہ قیادت اور مدبرانہ سوچ نے ہمیشہ دشمن کو ناک آؤٹ کیا، اس بات کی شدت سے ضرورت محسوس کی جارہی تھی کہ مدارس عربیہ کے کردار کو عوامی سطح پر اجاگر کیا جائے اور ان کی اہمیت و ضرورت سے عوام الناس کو روشناس کرایا جائے تاکہ مدارس کے بارے میں منفی پروپیگنڈا کی حوصلہ شکنی ہو اور مثبت رائے عامہ ہموار ہوسکے۔ چنانچہ جنوبی پنجاب میں پیش آنے والے واقعات کے اثرات کو زائل کرنے کے لئے لیہ میں وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے نمائندہ قاری عبدالغفور رحیمی کوٹ سلطان نے اپنے دو رفقاء قاری محمد رمضان اور مولانا غلام مصطفی سے مل کر ضلع بھر کے مدارس کا ایک دورہ کیا اور انہیں دشمن کے عزائم سے آگاہ کیا، ان تینوں احباب کو ضلع لیہ کے محسنین مدارس کا لقب دیا جائے تو بے جانہ ہوگا کہ جنہوں نے دن رات ایک کرکے ۲/اگست بروز اتوار دن ۹ بجے مدرسہ اشرف المدارس لیہ میں ایک خوبصورت ''کنونشن تحفظ مدارس'' کے نام سے منعقد کیا، جس میں پہلی مرتبہ علماء، قراء حضرات، حفاظ اور ذمہ داران مدارس کے علاوہ وکلا، سیاسی قائدین، صحافی اور سول سوسائٹی کے افراد نے شرکت کی اور خصوصی طور پر علامہ عبدالرؤف ربانی راہنما جے یو آئی رحیم یار خان، سابق پارلیمانی مولانا عبدالمجید فاروقی مسؤل وفاق المدارس، ملک غلام حیدر تھند ضلع ناظم لیہ، چوہدری اصغر علی گجر لیڈر ایم ایم اے پنجاب، مہر احمد علی والا زستی ناظم سرشتہ تحصیل، چوہدری اشفاق احمد، ناظم یونین کونسل ٹڈی ٹاؤن، قاضی احسان ایڈووکیٹ صدر پیپلز پارٹی لیہ، سینئر وکیل عبدالرشید گورمانی، ملک حق نواز ایڈووکیٹ، ملک رب نواز ایڈووکیٹ، مہر غلام رسول ایڈووکیٹ، پروفیسر محمد طارق مومن، پروفیسر ملک رمضان، ملک مقبول الٰہی صدر ڈسٹرکٹ پریس کلب لیہ، ڈاکٹر محمد رمضان گائنی اسپیشلسٹ، شاعر اسلام اللہ نواز سرگانی، اسٹیج سیکریٹری ثناء اللہ اسد، عبدالرؤف نفیسی، صدر پریس کلب چوک اعظم، سید افتخار حسین شاہ راہنما جے یو پی سابق ناظم جمن شاہ، بشیر نعیم چوہدری، امیر جماعت اسلامی ضلع لیہ، مولانا محمد حسین ضلعی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع لیہ، مفتی محمد عمر ضلعی امیر جماعت اہلسنت، مولانا قاری محمد حیات تونسوی سرپرست جماعت اہلسنت ضلع لیہ، مولانا خالد محمود رہنما جمعیت علماء اسلام ضلع لیہ، مولانا سید احمد ربانی ضلعی راہنما جمعیت علماء اسلام (س) شریک ہوئے اور خطاب کیا، جبکہ ضلع بھر کے مدارس کے مہتمم حضرات، مدرسین اور طلبا بھی اس کنونشن میں شریک تھے۔ اس کنونشن میں قابل ذکر بات یہ تھی کہ تمام مقررین نے مدارس کے خلاف منفی پروپیگنڈا کو مسترد کیا، اس کنونشن کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لیہ کے امیر مولانا محمد حسین نے کی۔ ضلع ناظم لیہ ملک غلام حیدر نے واضح طور پر کہا کہ ضلع لیہ کا کوئی مدرسہ کسی منفی سرگرمی میں ملوث نہیں، یہاں محض قرآن وسنت کی تعلیم دی جاتی ہے، انہوں نے کہا کہ شادن لنڈ اور میاں چنوں کے واقعات میں میڈیا کی غلط رپورٹنگ اور غیر ذمہ دارانہ فعل کی وجہ سے سارا ملبہ مدارس پر گرانے کی کوشش کی گئی، انہوں نے میڈیا کو سخت تنقید کا نشانہ بنایا اور ذمہ دارانہ رپورٹنگ کرنے پر زور دیا، سابق ایم پی اے چوہدری اصغر علی گجر نے بڑے خوبصورت انداز میں شادن لنڈ، میاں چنوں کے واقعات کے چشم کشا حقائق سامنے رکھے، پیپلز پارٹی کے صدر قاضی احسان ایڈووکیٹ نے کہا کہ مدارس عربیہ کے خلاف پروپیگنڈا مہم بند کی جائے، یہ ملک کو ایسی این جی اوز ہیں جو اپنی مدد آپ کے تحت ملک میں وہ کام کررہی ہیں جو حکومت کا تھا، وفاق المدارس کے ڈویژنل مسؤل شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید فاروقی نے بڑی اچھی بات کی اور کہا کہ ملک کی دو اساس ہوتی ہیں ایک جغرافیائی اور

دوسری نظریاتی، جس طرح جغرافیائی حدود کے رکھوالے مسلح افواج ہیں، قوم ان کا احترام کرتی ہے اور ان پر ملک کا اکثریتی بجٹ خرچ ہوتا ہے، اسی طرح اس ملک کی نظریاتی اساس کلمہ تھا جس کی بنیاد پر یہ ملک حاصل کیا گیا اور اس کی حفاظت کے ذمہ دار علماء کرام اور مدارس ہیں جو ملک کی نظریاتی سرحدوں کے رکھوالے ہیں، ان کو مراعات دینے کی بجائے ان کے خلاف پروپیگنڈا اور ہراساں کیا جارہا ہے جو کہ ناانصافی ہے، علامہ عبدالرؤف ربانی نے مفصل تقریر میں مدارس کا نقشہ پیش کیا دینی اور عصری علوم کا موازنہ پیش کیا اور کہا کہ اسکول، کالجز اور یونیورسٹی میں پڑھنے والے ملک کے کلیدی عہدوں پر فائز ہوتے ہیں اور ملک میں کرپشن بدعنوانی، رشوت سفارش عروج پر ہے اور یہ ملک کے ایسے مسائل ہیں جنہوں نے ملک کا دیوالہ نکال دیا مگر مدارس میں پڑھنے والے ملک وقوم کے خیر خواہ ہیں۔ آج بھی اگر ملک کو دشمن کے خلاف ضرورت پڑے تو علماء کرام اپنی خدمات بلا معاوضہ پیش کریں گے، قاری محمد حیات تونسوی نے کہا کہ ہم اپنے ملک کے خیر خواہ ہیں اور امن پسند ہیں ملک کو ہم اس طرح مقدس جانتے اور حفاظت کرتے ہیں، جس طرح مسجد کا احترام کیا جاتا ہے، پروفیسر طارق مومن نے قراردادیں پیش کیں اور تمام مقررین کی کاوشوں کو سراہا اور دعائیں دیں، تمام راہنماؤں نے اس بات پر زور دیا کہ وفاق المدارس کا یہ نمائندہ کنونشن اس نتیجہ پر پہنچا کہ دینی مدارس پرامن طور پر دین کی تعلیم میں مصروف ہیں، اس کے خلاف پروپیگنڈا بند کیا جائے اور ہر تھانہ کی سطح پر کمیٹیاں تشکیل دے کر جن میں سیکورٹی ایجنسیوں کے نمائندوں کے علاوہ صحافی بھی شامل ہیں اور علمائے کرام کے ہمراہ مدارس کے دورے کئے جائیں تاکہ مدارس کے خلاف بکنے والا لاوا ختم ہو اور اس پروپیگنڈا کا خاتمہ ہو، کنونشن کے تمام شرکا کی ضیافت بھی کی گئی۔

ختم نبوت کوئز پروگرام حلقہ اسکاؤٹ کالونی

کراچی (رپورٹ: مولانا عبدالسمیع رحیمی)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اسکاؤٹ کالونی گلشن اقبال کراچی کے زیراہتمام یکم اگست ۲۰۰۹ء بروز ہفتہ میٹرو لان میں مختلف اسکولز کے بچوں کے درمیان ختم نبوت کے موضوع پر سوال وجواب کی صورت میں ایک انعامی مقابلہ ہوا، جس میں درج ذیل اسکولز کے طلبہ نے شرکت کی: نیو آکسفورڈ، اقرأ افلاح دارین، کڈز ورلڈ اسکول، شاہین اسکول، پین کیریئر فاؤنڈیشن، مہران ایجوکیشن فاؤنڈیشن، ایس ایم پبلک اسکول، دی کریسنٹ، موری گلوری اسکول، ایکمی گرامر اسکول وغیرہ۔ پروگرام کا آغاز صبح دس بجے تلاوت کلام پاک سے ہوا، اس کے بعد بچوں نے حمد باری تعالیٰ اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پیش کی۔ بعد ازاں سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہوا، جس میں پچاس سے زائد بچوں نے حصہ لیا، ابتدائی طور پر ہر بچے سے پانچ سوال کئے گئے، جس میں متعدد بچوں نے صحیح جوابات دیئے تو ان کو اگلے مرحلے کے لئے الگ بٹھا دیا گیا، پانچ سوالوں کے صحیح جواب دینے والے بچوں کے نام یہ ہیں: محمد علی بن قاضی انور کمال، محمد نصیر بن اصلاح اللہ، زین العابدین بن اخلاق احمد، اسد رضا بن رضا عزیز، منصور احمد بن بشیر احمد، فرمان اللہ بن ہاشم خان، محمد کبریا بن ریاض الحق، محمد انس کمال بن قاضی انور کمال، بلال اسلم بن محمد اسلم، محمد آصف بن محمد حنیف، عزیز احمد بن نور احمد۔ دوسرا مرحلہ شروع ہوا تو پہلے مرحلے میں کامیاب ہونے والے ہر بچے سے مزید پانچ سوال کئے گئے دس سوالوں کے صحیح جوابات دینے والے خوش بخت بچوں کے نام یہ ہیں: محمد علی، محمد نصیر، فرمان اللہ، عزیز احمد، بلال اسلم۔ ان بچوں کو بڑے انعامات دیئے گئے۔ البتہ بمپر پرائز سائیکل کے لئے ان کے درمیان قرعہ اندازی کی گئی تو سعادت مند بچے محمد علی بن قاضی انور کمال کا نام نکلا۔ جن کو مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے مبلغ مولانا قاضی احسان احمد نے انعام میں سائیکل پیش کی، انتہائی خوشگوار ماحول میں یہ پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ اقرأ افلاح دارین کے پرنسپل جناب ظفر مسعود صدیقی نے پروگرام کی کارروائی کو سراہا اور مشورہ دیا کہ آئندہ بھی بچوں میں وقتاً فوقتاً ایسے پروگرام منعقد ہونے چاہئیں تاکہ بچوں کو ختم نبوت کے حوالے سے شعور اور آگاہی حاصل ہو۔ دوپہر دو بجے دعا کے ساتھ اس نشست کا اختتام ہوا۔

محفل حسن قرأت وحمد ونعت
جامع مسجد اقصیٰ شاہ لطیف ٹاؤن

کراچی (مولانا محمد اسحاق) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام جامع مسجد اقصیٰ سیکٹر ۷۔ بی شاہ لطیف ٹاؤن لانڈھی میں ایک عظیم الشان محفل حسن قرأت وحمد ونعت منعقد کی گئی، جس میں قرأ کرام وثنا خوان حضرات نے بہت ہی خوبصورت انداز و آواز میں کلام الٰہی اور حمد ونعت پیش کی۔ پروگرام کا آغاز محمد زید کی تلاوت سے ہوا، مہمان قرأ میں کوئٹہ سے آئے ہوئے قاری محمد ابراہیم کاسی، لاہور سے آئے ہوئے مہمان قاری سید لبیق ساجد بخاری اور استاذ القرأ مولانا قاری احسان اللہ فاروقی نے تلاوت کی۔ حمد ونعت کے لئے حافظ امان اللہ قاضی اور مولانا محمد اشفاق نے حصہ لیا اہل علاقہ وقرب وجوار کے علماء کرام نے پروگرام کو خوب سراہا۔ مولانا محمد اعجاز نائب مدیر ماہنامہ بینات کراچی نے ”عقیدہ ختم نبوت اور ہماری ذمہ داری“ کے موضوع پر مدلل بیان کیا۔ اس روح پرور محفل میں مندرجہ ذیل معززین علاقہ وعلماء کرام نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ مولانا اکرم شیرازی، مولانا مفتی مسعود، مولانا عبدالماجد، مولانا محمد صالح، مولانا حفیظ اللہ، انور شاہ، سید عبدالغفور شاہ، محمد ظفر۔ پروگرام کا اختتام مولانا مفتی مسعود کی دعا پر ہوا۔

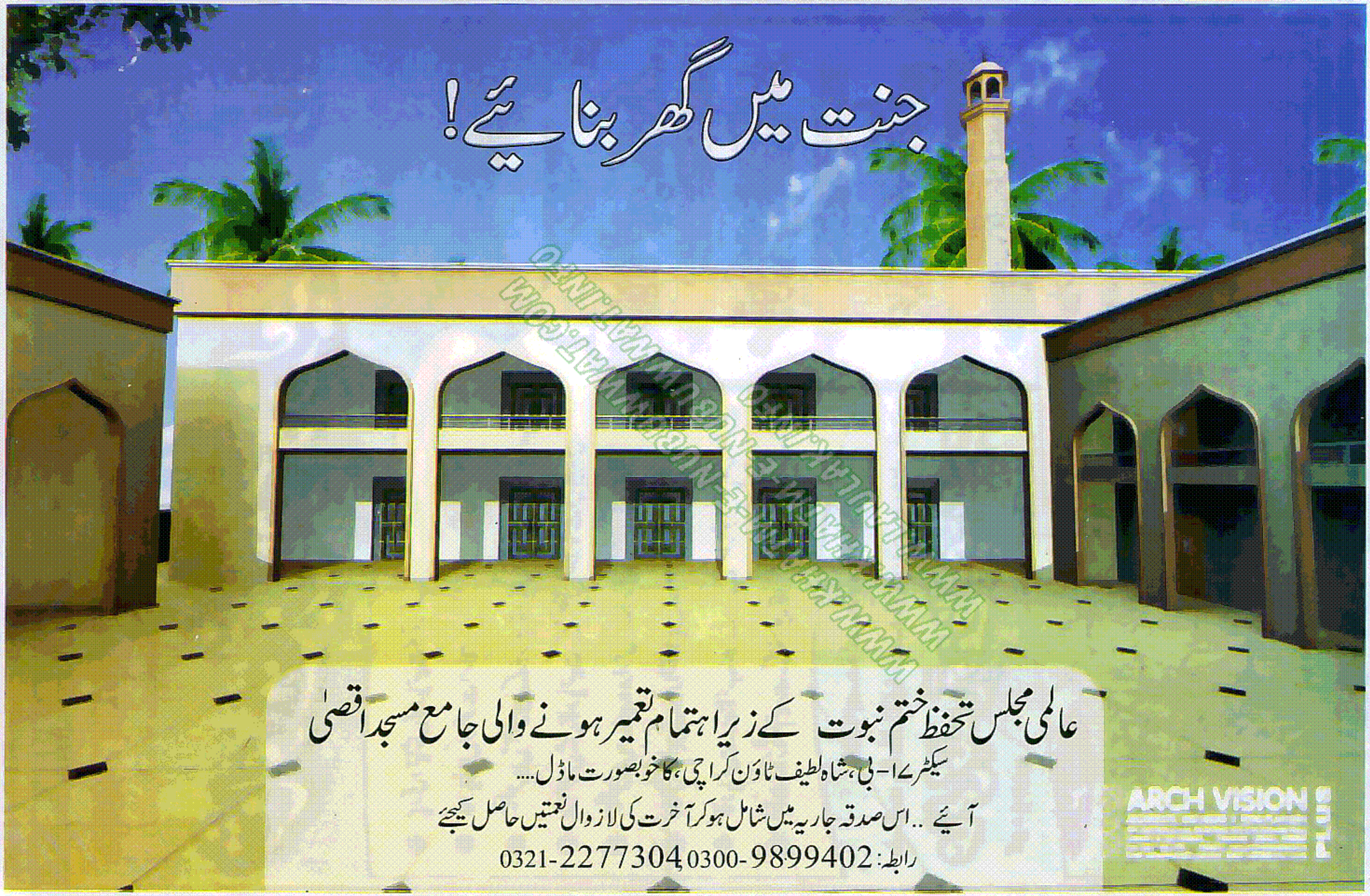
جنت میں گھر بنایئے!
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام تعمیر ہونے والی جامع مسجد اقصیٰ
سیکٹر ۱۷-بی، شاہ لطیف ٹاؤن کراچی، کا خوبصورت ماڈل....
آیئے ..اس صدقہ جاریہ میں شامل ہو کر آخرت کی لازوال نعمتیں حاصل کیجئے
رابطہ: 0300-9899402، 0321-2277304
ARCH VISION

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون

شفاعت نبی اکرم ﷺ کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوت اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سد باب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاتر ختم نبوت، دار التصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام صدقاتِ جاریہ میں

شرکت کے لئے زکوٰۃ، صدقات، فطرہ، عطیات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

کو دیجیے

اپیل کنندگان

مولانا خواجہ خان محمد

امیر مرکزیہ

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر

نائب امیر مرکزیہ

مولانا عزیز الرحمن

ناظم اعلیٰ

ترسیل زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 22 4583486-45141 فیکس: 4542277

اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون: 2780337 فیکس: 2780340

اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

نوٹ

مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں۔ رقوم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تا کہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جا سکے۔